۱۰ اماں ۱۳۴۵ھش | ۱۷ ذیقعدہ ۱۳۸۵ھ | ۱۰ مارچ ۱۹۶۶ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۸ مارچ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۲ مارچ کی رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

اخبار الفضل کے آمدہ پرچہ جات سے یہ علم ہوا کہ ہفتہ زیر اشاعت حضور انور ایک یوم کے لئے ربوہ سے باہر تشریف لے گئے اور ربوہ میں مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری کو امیر مقامی مقرر فرمایا۔ ایک یوم ربوہ سے باہر قیام فرمانے کے بعد مورخہ ۲ مارچ کو پونے آٹھ بجے شب بخیریت واپس تشریف لے آئے۔

قادیان ۸ مارچ۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

الحمد للہ

کانگریس کے اجلاس منعقدہ جے پور کے موقع پر تبلیغ احمدیت

سیرت پاک صلے اللہ علیہ وسلم پر ایک جلسے کا انعقاد

(از مکرم مولوی بشیر احمد صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن دہلی بتوسط نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان)

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا سالانہ اجلاس مورخہ دس گیارہ اور بارہ فروری ۱۹۶۶ء گورد ا ستھان کے دار الخلافہ جے پور شہر میں منعقد ہوا۔ محترم ڈاکٹر محمد لطیف صاحب آف جے پور نے نظارت دعوت و تبلیغ کو یہ تحریک بھجوائی کہ اس موقعہ پر تبلیغی کام سرانجام دینے کے لئے خاکسار کو جے پور بھجوا دیا جائے۔ ان کی اس تحریک پر محترم جناب ناظر دعوت و تبلیغ کی طرف سے خاکسار کو جے پور پہنچنے کی ہدایت موصول ہوئی۔

خاکسار انگریزی۔ ہندی۔ اور اردو لٹریچر اپنے ہمراہ لے کر مورخہ ۸ فروری ۱۹۶۶ء کو جے پور پہنچ گیا۔ اور اسی دن شام کو عزیز مومن لطیف سلمہ کے ہمراہ اس مقام پر گیا جہاں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس منعقد ہونے تھے۔

جے پور میں رام باغ پیلس کے بالمقابل ایک وسیع میدان میں کانگریس کے اجلاس کی تیاریاں ہو رہی تھیں۔ ایک طرف ایک وسیع پنڈال تیار مکمل ہو چکا تھا۔ اس کے ساتھ مختلف پردیشوں کی کانگریس کمیٹیوں کے لئے علیحدہ علیحدہ خیمے لگائے جا رہے تھے۔ دوسری طرف ایک بہت بڑی نمائش کا انتظام کیا گیا تھا۔ جس میں دیگر دکانوں کے علاوہ کھدر کھادی سے متعلق نمائش نمایاں تھی۔ اس ایریا کا نام "نہرو نگر" رکھا گیا تھا۔

جملہ حالات کا جائزہ لینے کے بعد محترم ڈاکٹر محمد لطیف صاحب کے مشورہ سے یہ طے پایا کہ لٹریچر میں جو کتب ہمارے پاس ہیں وہ کانگریس کے اہم اراکین کو ملاقات کر کے پیش کی جائیں۔ اور دیگر قابل تقسیم لٹریچر تعلیم یافتہ افراد تک پہنچانے کی کوشش کی جائے۔

اس پروگرام کے مطابق خاکسار نے کانگریس کے معزز اراکین بالخصوص مختلف پردیشوں کے صدر صاحبان کی ایک فہرست تیار کی تاکہ ان تک لائف آف محمد صلے اللہ علیہ وسلم (انگریزی و ہندی) پہنچانے کا انتظام کیا جائے۔ چنانچہ مختلف اوقات میں متعدد اراکین تک یہ روحانی تحفہ پہنچایا گیا۔ جن میں سے بعض کے اسماء درج ذیل ہیں:-

پنڈت شری راجندر مشر صدر کانگریس بہار
شری پی تیمارسبڈی صدر آندھرا پردیش
شری ایس این مشران صدر مدھیہ پردیش
شری اتولیہ گھوش بنگال پنڈت کملا پتی ترپاٹھی صدر اتر پردیش۔ محمد علی جناب علی صدر کانگریس میسور۔ شری ورایا کردجی۔ پی پٹیل صدر کانگریس مہاراشٹر
شری ار۔ کرشنا۔ نائیڈو۔ صدر کانگریس تامل ناڈ۔
شری سرت چندر صدر آسام۔

مذکورہ اراکین کو لٹریچر دینے کے علاوہ بعض خاص مواقع پر تعلیم یافتہ طبقہ تک جماعت کا لٹریچر پہنچانے کا انتظام کیا گیا۔

محکمہ تعلیم جے پور کی جانب سے نمائش میں انگریزی و ہندی لیکچروں کا انتظام تھا مورخہ ۹/۲/۶۶ شام کے سات بجے خاکسار ایک پروگرام میں شریک ہوا جس میں تاشقند معاہدہ کی وضاحت کے سلسلہ میں چیٹرجی کا انگریزی زبان میں لیکچر تھا۔ اور لیکچر کے بعد طلباء کو تقسیم انعامات اور شری شاستری جی کی تاشقند آمد و رفت کی نیوز ریل دکھائی گئی تھی اس پروگرام کے اختتام پر خاکسار نے مختلف احباب سے جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا۔ اور انگریزی و ہندی لٹریچر دیا۔ اور کافی دیر تک مختلف احباب سے ملاقات کا یہ سلسلہ جاری رہا اور کئی دوستوں نے جماعت کے بارہ میں تفصیلات دریافت کیں۔

کانگریس اجلاس کے تینوں دن خاکسار نہرو نگر جاتا رہا کانگریس کے اراکین تک لٹریچر پہنچانے کے علاوہ پنڈال کے اندر جا کر مختلف احباب سے مل کر لٹریچر دیا۔ اس موقعہ پر ہندی لٹریچر کی مانگ بہت زیادہ رہی

پنڈال کے اندر متعدد ڈیلیگیٹ ایم پی صاحبان اور اراکین کانگریس سے ملاقاتیں ہوئیں۔ وزیر دفاع شری چوہان صاحب صاحب کی خدمت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہندی سوانح حیات پیش کرنے کا موقع ملا اور اس طرح کانگریس کے اس اجلاس میں متعدد نمائندگان کے لئے یہ روحانی خوراک مہیا کی گئی۔

محترم ڈاکٹر محمد لطیف صاحب کو خود تبلیغ کا شوق ہے۔ اس موقع پر علالت طبع کی وجہ سے وہ میرے ہمراہ تو نہ جا سکے لیکن بعض مقامی معزز احباب تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور احمدیت یعنی "تبلیغی اسلام" (انگریزی) کو پہنچانے کا انتظام کیا۔ نیز جے پور کی ایک بڑی لائبریری میں بھی سیرت انگریزی کے رکھنے کا انتظام فرمایا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

مورخہ ۱۱/۲/۶۶ کو نماز جمعہ خاکسار نے پڑھائی۔ خطبہ میں احباب جماعت بالخصوص نوجوان طبقہ کو اپنے بہترین عملی نمونہ کو پیش کرنے اور تبلیغ میں چستی دکھانے کی طرف توجہ دلائی۔

نماز کے بعد احباب جماعت بالخصوص خدام نے یہ فیصلہ کیا کہ جماعتی لٹریچر کی تقسیم کے لئے وہ بھی اپنے اوقات وقف کریں گے۔ چنانچہ ایسا لٹریچر جو عام تقسیم کے لئے تھا خدام نے باہم بانٹ لیا۔ اور مورخہ ۱۱ اور ۱۲ فروری کے اجلاسات میں یہ لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی بہتر جزا دے۔ اور اس کے مثمر نتائج برآمد فرمائے۔ آمین۔ خدام نے حسب ذیل لٹریچر تقسیم کیا

۱۔ تحریک احمدیت بھارت و اسپین کی نظر میں۔
۲۔ دینی ہمارا کرشن
۳۔ پیغام صلح اردو
۴۔ پیغام صلح ہندی
۵۔ Why I believe in Islam
۶۔ Ahmadiyya moveme-nt in India
۷۔ سیرت حضرت مسیح موعودؑ۔ اردو۔
۸۔ ״ ״ ״ انگریزی
۹۔ The Best massage of Prince of Peace

(باقی صفحہ ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں)

مالک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۶۶ء

خلافتِ ثالثہ کے پہلے خطبہ تحریک جدید کا خیر مقدم

بدر کے اسی شمارے میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک تازہ خطبہ نقل کیا جا رہا ہے جو حضور نے تحریک جدید کے سلسلہ میں ۱۸ فروری ۱۹۶۶ء کو ارشاد فرمایا ہے۔ یہ عجیب حسنِ اتفاق ہے کہ انہی ایام میں وکالت مال قادیان تحریک جدید کے وعدوں اور چندوں میں کمی کے باعث جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے دورہ کا پروگرام مرتب کر رہی تھی۔ بلکہ شمال مشرقی ہندوستان کے دورہ کا پروگرام بدر کے گزشتہ شمارے میں شائع بھی ہو چکا ہے عین انہی ایام میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا یہ خطبہ پہنچ جانا ایک نیک فال ہے۔

یوں تو یہ خطبہ اپنے مندرجات کے لحاظ سے بھی بفضلہ تعالیٰ بہت روح پرور اور ایمان افروز ہے لیکن اس خطبہ کی اہمیت اس لحاظ سے اور بھی بڑھ جاتی ہے کہ تحریک جدید کے سلسلہ میں خلافتِ ثالثہ کے عہد کا یہ پہلا خطبہ ہے۔ اس میں حضور نے جماعت کو ان جانی نقصانات کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی ہے جو وعدوں اور ان کی وصولی میں تاخیر کے باعث مرکز کو اٹھانے پڑتے ہیں۔ اور پھر غیر معمولی تاخیر کے باعث مرکز کو اپنے تبلیغی کاموں کی انجام دہی میں پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

اسی خطبہ میں حضور نے نہایت لطیف پیرایہ میں آیت من ذا الذی یقرض اللہ قرضاً حسناً الخ کی تشریح فرمائی ہے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر

زبذلِ مال در راہش کسے مفلس نمی گردد
خدا خود میشود ناصر اگر ہمت شود پیدا

کا تطابق مذکورہ بالا آیہ کریمہ سے کرتے ہوئے جماعت کو تحریک جدید کے چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین فرمائی ہے۔

تحریک جدید کے سلسلہ میں حضور انور کا یہ پہلا خطبہ اس قابل ہے کہ جماعت اسے حرزِ جان بنائے اور اس کا خیر مقدم کرتے ہوئے حضور کی آواز پر اس رنگ میں لبیک کہے کہ حضور کا عزم و حوصلہ جماعت کی قربانیوں کو دیکھ کر اور زیادہ بلند ہو جائے اور جماعت حضور کی دعاؤں کی مستحق قرار پائے۔ آج دنیا کا ہر مخلص احمدی درد دل کے ساتھ یہ دعائیں کر رہا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور حضور کو عزم و حوصلہ عزت عظمت اور بے پایاں علم عطا فرمائے۔ تاکہ حضور بہتر سے بہتر رنگ میں جماعت کی قیادت فرمائیں اور ہمیں یہ اللہ تعالیٰ کے فضل پر یقین ہے کہ جس نے حضور کے کاندھوں پر جماعت کا اتنا بڑا بار رکھا ہے وہ طاقت اور قوت بھی عطا فرمائے گا۔ لیکن اس سلسلہ میں جماعت پر جو ذمہ داری عاید ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ جماعت حضور کی ہر آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے تن من دھن سے دین کے لئے قربانیاں کرے اور پہلے سے بڑھ چڑھ کر کرے۔ تاکہ زمین کے کناروں تک پھیلا ہوا تبلیغِ اسلام کا کام زیادہ سے زیادہ مؤثر ہو سکے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ حضور کے لئے دعائیں کرنا بھی جماعت کے لئے ضروری ہے لیکن ان دعاؤں کے ساتھ یہ بات اور بھی ضروری ہے کہ جماعت اپنے عمل اور قربانیوں کے ذریعہ سے حضور کے ہاتھوں میں ایک مؤثر ہتھیار بن جائے۔ بیعت کے مفہوم میں بھی یہ سب کچھ آ جاتا ہے کہ ہر مخلص احمدی اپنا سب کچھ دین کے لئے وقف کر دے۔ اور خدا تعالیٰ کی خاطر، اور خدمتِ اسلام کے لئے خلیفہ وقت کے ہاتھ بک جائے لیکن آج جبکہ ہماری جماعت تحریک جدید کے ذریعہ سے زمین کے کناروں تک تبلیغ کے کام کو پھیلا چکی ہے ہمارے لئے اور بھی ضروری ہو جاتا ہے کہ اس کام کو اور بھی زیادہ وسعت دیں۔ اور یہ تو ظاہر ہے کہ تبلیغی کام کی یہ وسعت صرف اس لئے نہیں کہ ہم غیروں کے سامنے اسے اپنے ایک کارنامہ کے طور پر پیش کریں۔ بلکہ اس لئے ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت پر یقین رکھتے ہوئے اپنا قدم آگے بڑھاتے چلے جائیں۔ کیونکہ تحریک جدید کے گزشتہ ۳۱ سالوں میں ہم نے حق الیقین کے ساتھ یہ دیکھ لیا ہے کہ تحریک جدید ہی وہ مضبوط مربوط اور آفاقی نظام ہے جو جماعت کو ترقیات کی منزل کی طرف روز بروز آگے بڑھاتا چلا جا رہا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر زبذلِ مال در راہش کسے مفلس نمی گردد ایک ایسی روحانی حقیقت ہے کہ ہماری جماعت کے ہر فرد نے اس کا تجربہ کر کے دیکھ لیا ہے خدا تعالیٰ کی راہ میں اسلام کی سربلندی کے لئے خرچ کرنے والی ہماری چھوٹی سی جماعت نے اپنی قربانیوں کے ذریعہ سے ایسا مقام حاصل کر لیا ہے کہ آج ہم فخر کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ احمدیت پر سورج غروب نہیں ہوتا لیکن جب ہم یہ دعوے کرتے ہیں تو اس کے ساتھ ہی ہم اپنے اوپر یہ فرض بھی عاید کر لیتے ہیں کہ وہ خدا جس نے ہماری ناچیز قربانیوں کو شرفِ قبولیت بخشتے ہوئے ہمیں یہ دعویٰ کرنے کے قابل بنایا ہے ہم اس کی راہ میں اور بھی زیادہ اخلاص اور جوش کے ساتھ قربانیاں پیش کرتے چلے جائیں گے کیونکہ ہم نے اپنے خرچ کئے ہوئے مالوں کے نتائج خدا کے حضور سے نہایت عمدہ رنگ میں پا لئے ہیں

پس ہم نے یہ تجربہ کر کے حق الیقین حاصل کر لیا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فرمان کے موجب اللہ تعالیٰ کو جو قرض دیتے ہیں وہ کئی گنے زیادہ ہو کر ہمیں واپس ملتا ہے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد زبذلِ مال در راہش کے بموجب ہم جو مالی قربانی خدا کے دین کی خاطر کرتے ہیں وہ عرشِ الٰہی پر گزشتہ ستر سال سے شرفِ قبولیت حاصل کر رہی ہیں کیونکہ ہر صبح ہمارے لئے نئے سے نئے مقام پر تبلیغ کا کام جاری ہونے کی خوشخبری لاتی ہے۔ اور ابھی ہمارا منتہائے مقصود ہے کہ ساری دنیا کے چپے چپے پر اسلام کی روحانی تعلیم [illegible] دی جائے۔

آج خدا کے فضل و کرم سے جماعت کی قربانیاں دنیا کے مختلف ممالک میں تبلیغی مشنوں کی [illegible] پکار کر کہہ رہی ہیں کہ یہ خدا کی [illegible] کی ہوئی چھوٹی سی جماعت! دیکھو [illegible] دور دراز کا سفر کرتے ہوئے یورپ افریقہ ایشیا، امریکہ اور مشرق بعید کے ممالک میں پہنچ رہی ہیں اور اپنا اثر و نفوذ قائم کر رہی ہیں۔ اور یہ تیرا فرض ہے کہ اپنے عمل میں دوام پیدا کرے۔

پس ہم نہایت مسرت کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تحریک جدید کے متعلق یہ پہلا روح پرور خطبہ جماعت کے سامنے پیش کرنے کا شرف حاصل کرتے ہیں۔ اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ جماعت اس خطبہ کا احترام کرتے ہوئے پورے جوش و خروش کے ساتھ حضور کی آواز پر لبیک کہے گی۔ اور تحریک جدید کے مالی جہاد میں دل کھول کر حصہ لے گی تاکہ مرکز اپنے تبلیغی کاموں میں وسعت دے سکے۔

جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے وکالت مال کی طرف سے ہندوستان کی ساری جماعتوں کے دورہ کا پروگرام مرتب کیا جا رہا ہے۔ ایک حصہ کا دورہ اگلے عشرہ میں شروع ہو جائے گا اور دوسرے حصہ کا دورہ غالباً اپریل میں شروع ہوگا۔ جماعتوں کا فرض ہے کہ ان وفود کے ساتھ ہر طرح سے پورا پورا تعاون کریں اور نہ صرف وعدوں میں اضافہ کریں بلکہ وصولی میں بھی مدد دیں۔

نئی پود کی تربیت

گزشتہ ماہ یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب کے موقعہ پر مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی طرف سے کھیلوں اور علمی مقابلوں کا جو پروگرام مرتب کیا گیا تھا۔ اس کے نتائج اتنے خوشکن سامنے آئے ہیں کہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ایسے پروگرام بالخصوص علمی مقابلے نہ صرف قادیان میں ہوں بلکہ بیرونی جماعتیں بھی تھوڑے تھوڑے عرصہ کے بعد ایسے مقابلوں کا انعقاد کرتی رہیں اس موقعہ پر نئی پود کو پیشگوئی مصلح موعود سے متعارف کرانے کے لئے بعض سوالات مرتب کئے گئے تھے۔ اور عجیب تو یہ ہے کہ بچوں کو ان سوالات کے جواب کے لئے صرف ایک دن کا وقت دیا گیا تھا۔ مگر یہ امر بہت ہی مسرت انگیز ہے کہ بچوں نے بہت ہی محنت عقیدت اور وابستگی کے ساتھ اس میں حصہ لیا بلکہ ان مقابلوں میں ایک حصہ جنرل نالج کا بھی تھا جس میں عام جماعتی مسائل کے متعلق بچوں کی قابلیت بڑھانے کے لئے سوالات کئے گئے تھے۔ اور خدا کے فضل بچوں نے عام جماعتی معلومات کو بھی خوب حفظ کیا ہوا تھا۔

امید ہے کہ مرکز کی طرف سے بیرونی جماعتوں میں بھی ہر سہ ماہی کے بعد ایسے پروگراموں پر عمل کرنے کی سکیم تیار کی جائے گی۔ تاکہ ہماری نئی پود ان معلومات کے ذریعہ سے صحیح معنوں میں اپنے بزرگوں کی وارث قرار پا سکے ٭

(ف۔ ا۔ گ)

ولادت

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خاکسار کے ہاں مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۶۶ء بروز منگل پہلی بچی تولد ہوئی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ نیز وہ خادمہ دین ثابت ہو۔ اور والدین کے لئے قرۃ العین

خاکسار:-

محمد کریم الدین مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

۸-۳-۶۶

خطبہ جمعہ

دوست اس سال چندہ تحریک جدید میں وعدے بھی زیادہ لکھوائیں اور پھر ان کی ادائیگی بھی جلد کرنے کی کوشش کریں

خدام الاحمدیہ کوشش کریں کہ کوئی احمدی نوجوان ایسا نہ رہے جس نے اس میں حصہ نہ لیا ہو

جو اموال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کئے جاتے ہیں وہ ختم ہونے کی بجائے ہمارا ان بڑھتے چلے جاتے ہیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۸ فروری ۱۹۶۶ء بمقام ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

وکالت مال تحریک جدید نے مجھے

اس طرف توجہ دلائی ہے

کہ سال رواں کے وعدوں کی رفتار تسلی بخش نہیں اور ان کا تاثر یہ ہے کہ پہلے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سال کے شروع ہی میں اپنے دو ایک خطبوں میں جماعت کے افراد کو اس طرف توجہ دلا دیتے تھے۔ آپ

تحریک جدید کی اہمیت

اور اس کی برکات کی وضاحت فرما دیتے اور خدا تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے کی وجہ سے انسان کو جو دینی اور دنیوی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ وہ دوستوں کے سامنے رکھ دیتے۔ اس طرح جماعت کے دوست بڑی جلدی اپنے وعدے لکھوا دیتے اور دفاتر کی پریشانی دور ہو جاتی تھی لیکن اپنی بیماری کے آخری سالوں میں چونکہ حضور اس طرف اپنے خطبات میں جماعت کو توجہ نہیں دلا سکے اس لئے جماعت میں آہستہ آہستہ یہ سستی پیدا ہو گئی ہے کہ اگرچہ احباب اب بھی پہلے کی نسبت

اضافہ کے ساتھ وعدے

لکھواتے ہیں اور رقوم جو وصول ہوتی ہیں وہ بھی زیادہ ہوتی ہیں لیکن وہ اس طرف فوری طور پر توجہ نہیں کرتے۔ اس لئے مرکز کو کئی ماہ تک پریشانی میں رہنا پڑتا ہے انہوں نے مجھے یہ بھی بتایا ہے کہ گزشتہ سال گو پہلے کی نسبت وعدوں میں زیادتی ہوئی ہے لیکن جون کے آخر تک وعدے آتے رہے۔ حالانکہ وعدوں کی آخری تاریخ اس سے بہت پہلے ختم ہو چکی تھی۔ اس سال بھی

وعدوں کی وصولی کی تاریخ ۲۸ فروری ہے

لیکن بہت سے افراد اور بہت سی جماعتیں ایسی ہیں جن کی طرف سے ابھی وعدے وصول نہیں ہوئے۔ بہت سی جماعتیں جن کی طرف سے وعدے ... وصول ہوئے ہیں اس سال تاخیر ہوئی۔ اور غالباً یہ نام بطور مثال کے ہیں۔ یہ ہیں۔ ان میں پہلی جماعت ربوہ ہے گزشتہ سال یعنی تحریک جدید دفتر اول کے اکتیسویں اور دفتر دوم کے اکیسویں سال میں جماعت ربوہ کے وعدے اکسٹھ ہزار روپے کے تھے۔ اور سال رواں میں یعنی تحریک جدید دفتر اول کے بتیسویں سال اور دفتر اول کے بائیسویں سال کے وعدے صرف ۴۰ ہزار کے وصول ہوئے ہیں۔ گویا ان میں ابھی

اکیس ہزار کی کمی

ہے۔ اسی طرح سیالکوٹ ضلع کی جماعتوں کے وعدوں میں دس ہزار کی کمی ہے۔ سرگودھا کی جماعتوں کے وعدوں میں پانچ ہزار کی کمی ہے۔ گجرات ضلع کی جماعتوں کی طرف سے ابھی تک چھ ہزار کے وعدے کم وصول ہوئے ہیں۔ ملتان ضلع کی جماعتوں کے وعدوں میں ابھی پانچ ہزار کی کمی ہے اور حیدرآباد ڈویژن کی جماعتوں کے وعدے بھی ابھی ساڑھے پانچ ہزار کم وصول ہوئے ہیں

اس میں شک نہیں کہ

میں امید رکھتا ہوں

کہ اس سال گذشتہ سال کی نسبت وعدے بھی زیادہ ہوں گے۔ اور وصولی بھی زیادہ ہوگی لیکن جو دوست وعدے لکھوانے میں سستی سے کام لیتے ہیں وہ اپنا ہی نقصان کر رہے ہیں۔ اور وہ اس طرح کہ اسلام نے ہمیں بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ مومن کی نیت پر بھی ثواب دیتا ہے لیکن اس نے ہمیں کبھی نہیں بتایا کہ انسان کی خالی خواہشات پر ثواب ملتا ہے۔ اور جہاں تک تحریک جدید کے وعدوں اور ان کی وصولی کا سوال ہے نیت اس وقت سے شروع ہوتی ہے جب کوئی شخص اپنا وعدہ لکھوا دیتا ہے اور پھر دل میں پختہ کر لیتا ہے کہ وہ موعودہ رقم تحریک جدید میں دے گا لیکن جو دوست وعدہ لکھوانے میں پندرہ دن۔ ایک ماہ یا دو ماہ سستی سے کام لیتے ہیں وہ اس عرصہ میں اپنے آپ کو

خدا تعالیٰ کے فضل

کے ایک حصہ سے محروم کر رہے ہوتے ہیں خدا تعالیٰ کا جو فضل وہ پندرہ دن ایک ماہ یا دو ماہ بعد میں لینا شروع کرتے ہیں۔ اس فضل کے وارث وہ پندرہ دن ایک ماہ یا دو ماہ پہلے کیوں نہیں بنتے۔ پس اگر وہ اس طرف توجہ نہیں کرتے وہ اپنا ہی نقصان کرتے ہیں۔

پھر اپنا

دوسرا نقصان

وہ یہ کرتے ہیں کہ انسان کی زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔ اسے کوئی پتہ نہیں ہوتا کہ اس نے کب اس دنیا سے رخصت ہو جانا ہے زندگی اور موت کا مسئلہ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ بعض اوقات ایک انسان چنگا بھلا ہوتا ہے وہ ہنستا کھیلتا ہوتا ہے لیکن ایک سیکنڈ کے بعد وفات پا جاتا ہے۔ اگر آپ تحریک جدید ... کے وعدے لکھوانے میں سستی سے کام لیتے ہیں۔ تو کتنا خطرہ مول لے رہے ہیں آپ کو کیا معلوم۔ کہ اس عرصہ میں آپ نے زندہ رہنا ہے یا وفات پا جانا ہے اگر آپ اس عرصہ میں وفات پا گئے تو اخروی زندگی میں جو ثواب اس چندہ کے دینے کی نیت سے حاصل ہو سکتا ہے اس سے محروم ہو گئے۔

تیسرا نقصان

جو وعدے جلد نہ لکھوانے کی وجہ سے آپ کو پہنچتا ہے یہ ہے کہ اگر اس سال مثلاً وعدے لکھوانے کی آخری تاریخ ۲۸ فروری ہے اور اس تاریخ تک جو وعدے دفتر کو موصول ہوں ... دفتر والے خطوط کے ذریعہ۔ پھر رسالوں اور اخباروں میں مضامین لکھ کر یا گشتی چٹھیوں کے ذریعہ آپ کو اس طرف متوجہ کرتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود جو دوست اس تاریخ تک اپنے وعدے نہیں لکھواتے انہیں یاد دہانی کرانے پر دفتر جو زائد اخراجات برداشت کرے گا وہ بہرحال ناواجب ہوں گے۔ اور ایسے اخراجات کی ذمہ داری ان لوگوں پر ہوگی جنہوں نے مقررہ تاریخ تک اپنے وعدے نہیں لکھوائے۔ فرض کرو یہ زائد خرچ کل وعدوں کا ایک فیصدی ہے تو اس بات کا ڈر ہے کہ کہیں اللہ تعالیٰ سو روپے کے ثواب کی بجائے سو وعدہ دیر سے لکھوانے والے کو ننانوے کا ثواب دے کیونکہ دو روپے کا زائد خرچ محض اس کی سستی کی وجہ سے مرکز نے برداشت کیا ہے۔ شاید اللہ تعالیٰ یہ کہے کہ تمہاری وجہ سے سلسلہ کو دو روپے کا نقصان ہوا ہے اس لئے ہم تمہارے ثواب سے اسی قدر کم کر دیتے ہیں۔ غرض دفتر کو جو زائد اخراجات برداشت کرنے پڑتے ہیں وہ محض آپ کی سستی کی وجہ سے برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ اگر آپ وقت مقررہ میں وعدے لکھوا دیں اور پھر جلد رقم ادا کر دیں تو دفتر ان زائد خرچ جات سے بچ جاتا ہے

چوتھا نقصان

آپ کو اور سلسلہ کو یہ اٹھانا پڑتا ہے کہ اگر آپ وعدہ لکھوانے میں سستی کرتے ہیں

توجہ ہے بلکہ میں آپ اپنا وعدہ لکھوا بھی دیں اور اس میں زیادتی بھی کر دیں تب بھی ان مزید اخراجات کی وجہ سے جو دفتر برداشت کرے گا۔ بہت سے ضروری کاموں میں [illegible] اخراجات کی حد تک کمی کرنی پڑتی ہے۔ کیونکہ آپ نے کئی رقمیں جس سے یہ کام کئے جانے تھے کچھ روپیہ زبردستی نکال لیا۔ اور ڈاک اور یاد دہانی کے دوسرے ذرائع پر ضائع کر دیا۔ اس نقصان کے آپ ذمہ دار ہیں اور "آپ" سے مراد میری ان لوگوں سے ہے جو وعدہ بھی لکھواتے ہیں اور رقوم بھی ادا کرتے ہیں اور بڑی بشاشت کے ساتھ ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ انہیں اس کا ثواب عطا فرمائے لیکن اپنی سستی کی وجہ سے وہ نقصان اٹھا لیتے ہیں اور میرا فرض ہے کہ میں اس قسم کے لوگوں کو ان کی سستیوں کی طرف توجہ دلاؤں تا ثواب کے سلسلہ میں انہیں ایک دھیلے کا گھاٹا بھی نہ اٹھانا پڑے۔

پانچواں نقصان

جو جماعت اور سلسلہ کو محض آپ کی سستی کی وجہ سے برداشت کرنا پڑتا ہے وہ یہ ہے کہ وکالتِ مالی کو مثلاً ۲۸ر فروری تک وعدے لکھوانے کے لئے کوشش اور جد و جہد کرنی پڑے گی۔ ان جماعتوں کو اس طرف توجہ دلانی پڑے گی۔ اب اگر ۲۸ر فروری تک اس کی تگ و دو اور کوشش کے نتیجہ میں سارے دوست اپنے وعدے لکھوا دیں تو اس تاریخ کے بعد وکالتِ مالی دوسرے کاموں کی طرف متوجہ ہو سکے گی اور اسے کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔ لیکن اگر آپ مقررہ میعاد کے اندر اپنے وعدے نہیں لکھوائیں گے تو آپ کی سستی کے نتیجہ میں کام کرنے والوں کو پریشانی ہوگی۔ اور آپ میں سے کوئی بھی یہ پسند نہیں کرے گا کہ اس کی وجہ سے ان واقفین زندگی کو جو مرکز میں بیٹھ کر خدمتِ دین بجا لا رہے ہیں کسی قسم کی پریشانی اُٹھانا پڑے۔ اور میں نے آپ کو بتایا ہے کہ آپ لوگوں کی سستی کی وجہ سے مرکز میں کام کرنے والوں کو بہرحال پریشانی اُٹھانا پڑتی ہے۔ آپ انہیں اس پریشانی سے بچائیں۔ اور اپنے

وعدے مقررہ تاریخ کے اندر لکھوا دیں

پھر جماعتوں کا فرض ہے کہ وہ ان وعدوں سے دفتر کو جلد اطلاع دیں۔ میرے خیال میں تو بعض لوگ وعدے لکھوانے میں کچھ سستی تو ضرور کرتے ہیں لیکن کسی حد تک اس کی ذمہ داری جماعتوں پر بھی ہے ممکن ہے بعض ایسی جماعتیں ہوں جہاں افراد نے وعدے تو لکھوا دیئے ہوں۔ لیکن جماعت کے عہدیداروں نے وہ وعدے دفتر کو نہ بھجوائے ہوں۔ اگر کوئی ایسی جماعت ہے جس کے افراد نے وعدے لکھوا دیئے ہوں لیکن وہ وعدے دفتر کو نہیں بھجوائے گئے۔ لہٰذا ایسی جماعت کو چاہیئے کہ وہ جلد سے جلد اپنے وعدے دفتر کو بھجوائے مجھے دفتر وکالتِ مال کی طرف سے یہ مشورہ دیا گیا ہے کہ میں وعدوں کی وصولی کی تاریخ ۲۸ر فروری کی بجائے ۲۵ر مارچ کر دوں۔ لیکن میں اپنے بھائیوں پر بدظنی نہیں کرنا چاہتا۔ اس لئے میں وعدوں کی وصولی کی تاریخ ایک ہفتہ سے زیادہ نہیں بڑھانا چاہتا۔

جہاں تک ربوہ کا سوال ہے

دوست اگر اس طرف توجہ کریں تو وہ مقررہ میعاد کے اندر اندر اپنے وعدے لکھوا سکتے ہیں اس لئے جہاں تک ربوہ کا **سوال ہے میں وعدوں کی وصولی کی تاریخ ۲۸ر فروری سے ایک دن بھی نہیں بڑھاتا وہ بہرحال اپنے وعدے ۲۸ر فروری سے پہلے پہلے لکھوا دیں لیکن جہاں تک باہر کی جماعتوں کا سوال ہے ان تک میری آواز پہنچنے میں دیر لگے گی اس لئے میں انہیں ایک ہفتہ اور دیتا ہوں اس عرصہ میں تمام جماعتیں اپنے وعدے مرکز میں ضرور پہنچا دیں۔** ورنہ ڈر ہے کہ کہیں ثواب کے ایک حصہ سے وہ محروم نہ ہو جائیں۔

دوسری بات جس کی طرف میں اس خطبہ میں جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں یہ ہے کہ ایک موقعہ پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خدام کو

تحریک جدید کے سلسلہ میں ایک نصیحت

فرمائی تھی اور ارشاد فرمایا تھا کہ

"میں نے صدر مجلس خدام الاحمدیہ کا بار اس لئے اُٹھایا ہے (ایک زمانہ میں حضور صدر مجلس خدام الاحمدیہ کے فرائض خود انجام دیتے رہے ہیں) تا کہ جماعت کے نوجوانوں کو دین کی طرف توجہ دلاؤں۔ سو میں سب سے پہلے ان کے سپرد یہ کام کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنے ایمان کا ثبوت دیں گے اور آگے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے اور کوئی نوجوان ایسا نہیں رہے گا جو دفتر دوم میں شامل نہ ہو۔ اور کوشش کریں گے کہ شماری کی ساری رقم وصول ہو جائے۔"

اسی طرح فرمایا:۔

"میں امید کرتا ہوں کہ دوست اپنے بقائے بھی ادا کریں گے اور پہلے سے زیادہ وعدے بھی لکھوائیں گے۔ اور

خدام الاحمدیہ کوشش کریں

کہ کوئی نوجوان ایسا نہ رہے جس نے تحریک جدید میں حصہ نہ لیا ہو اور پھر کوئی رقم ایسی نہ رہے جو وصول نہ ہو۔"

(الفضل ۲ر دسمبر ۹۴۴ء)

میں امید کرتا ہوں کہ جماعت کے نوجوان جو اپنے آپ کو خدام الاحمدیہ کہتے ہیں حضرت مصلح موعودؓ کے اس ارشاد پر کان دھریں گے اور اپنے عمل سے ثابت کر دیں گے کہ حضور نے جو امیدیں ان سے وابستہ کی تھیں وہ اُسے پورا کرنے والے ہیں۔ اس سلسلہ میں مجھے دو ہفتہ کے بعد رپورٹ آجانی چاہیئے۔ میں انہیں رپورٹ تیار کرنے کے لئے ایک ہفتہ کی مہلت مزید دیتا ہوں لیکن کام کے لئے زیادہ وقت نہیں دے سکتا۔

تیسری بات جس کی طرف میں

جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں

یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو اموال خرچ کئے جاتے ہیں ان پر خرچ کا لفظ بولنا حقیقتہً درست اور صحیح نہیں۔ خرچ وہ رقم ہوتی ہے جو آپ کے ہاتھ سے نکل جائے اور ختم ہو جائے لیکن جو اموال اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیئے جاتے ہیں وہ نہ تو کسی کے ہاتھ سے نکلتے ہیں۔ اور نہ ختم ہوتے ہیں بلکہ وہ ہر آن اور ہر لحظہ بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک فارسی شعر میں اس مسئلہ کی طرف نہایت لطیف پیرایہ میں متوجہ کیا ہے آپ فرماتے ہیں ؎

زبذلِ مال در راہش کسے مفلس نمے گردد
خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

یعنی اللہ تعالیٰ اپنی راہ میں خرچ کرنے والے کو مفلس نہیں رہنے دیتا وہ اُسے بھوکا نہیں مارتا۔ اگر وہ اپنے مال کا بڑا حصہ بھی اس کی راہ میں دے دیتا ہے بلکہ اگر وہ سارے کا سارا مال بھی اس کی راہ میں دے دیتا ہے۔ تب بھی وہ اُسے بھوکا نہیں رہنے دیتا۔ کئی مواقع پر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے

کھانے پینے کے تمام سامان

لے لئے۔ جنگوں کے سلسلہ میں بعض دفعہ آپ ہر شخص سے جو کچھ کھانے پینے کے لئے اس کے پاس ہوتا لے لیتے۔ ان مواقع میں سے کسی موقع پر بھی ہمارے کسی مسلمان بھائی نے ایسا کرنے میں ایک لحظہ بھی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کی۔ بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس نے اپنا سامانِ راشن قومی خزانہ میں جمع کرا دیا۔ اور اس کے بعد اُسے ذاتی استعمال کے لئے اس میں سے جو کچھ واپس ملا اُس نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اور اس کی حمد کے ترانے گاتے ہوئے لے لیا اور ہم دیکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اسے بھوکا نہیں مارا۔ سیری صرف پیٹ میں کھانے کی ایک مقدار کے چلے جانے کا نام نہیں بلکہ سیری کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جسم کی ضرورت پوری ہو جائے۔ اور ہماری (احمدی) تاریخ کا ایک واقعہ ہے کہ ہمارے ایک بزرگ کو جب وہ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے شدید بھوک لگی۔ اور اس کی وجہ سے انہیں بہت تکلیف ہو رہی تھی لیکن وہ حضور کی مجلس سے اُٹھنا بھی نہیں چاہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں

کشف میں ہی کھانا کھلا دیا

بھوک کی وجہ سے ان کے جسم میں جو کمزوری اور ضعف محسوس ہو رہا تھا وہ دور ہو گیا اور پیٹ بھی بھر گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی قدرت کے یہ جلوے اس لئے دکھائے ہیں کہ تا ہم یقین کریں کہ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا سارا مال بھی دے دیتا ہے تو وہ اُسے بھوکا نہیں مرنے دیتا۔ وہ اس کی سیری کے غیب سے سامان پیدا کر دیتا ہے۔ اب اگر کسی کی جسمانی کمزوری جو کھانا نہ کھانے کی وجہ سے ہوتی ہے دُور ہو جائے اُس کے جسم کو طاقت اور توانائی مل جائے۔ اُسے بھوک کا احساس نہ رہے اور وہ راحت اور سکون محسوس کرنے لگے تو کھانے کا مقصد حاصل ہو گیا اب اگر وہ مادی کھانا نہ بھی کھائے تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

زبذلِ مال در راہش کسے مفلس نمے گردد

یعنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال دینے والا کبھی مفلس نہیں ہوتا اور آگے چل کر آپ اس کی بڑی عجیب دلیل دیتے ہیں۔ فرماتے ہیں ؎

خدا خود میشود ناصر اگر ہمت شود پیدا

ہمت کا لفظ

فارسی زبان میں کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے ان میں سے تین معانی (۱) بلند ارادہ (۲) جرأت اور (۳) دعا کے ہیں۔ پس اس مصرعہ کے یہ معنے ہوئے کہ اگر تم نیک نیتی کے ساتھ خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے کا ارادہ کرو گے اور جرأت اور بہادری کے ساتھ اپنی اس پاک نیت کو عملی جامہ پہناؤ گے اور ساتھ ہی عاجزی اور تذلل کے ساتھ دعا کرتے رہو گے کہ اللہ تعالےٰ تمہارے اس ہدیہ کو قبول کرے تو خدا تعالےٰ تمہاری مدد کو آئے گا۔ اور

ان ینصرکم اللہ فلا غالب لکم (آل عمران ع۱۷)

جب

خدا تعالیٰ تمہاری مدد کو آجائے گا

اور تمہارا ناصر بن جائے گا تو افلاس یا کوئی اور شیطانی حربہ تم پر غالب نہیں آسکے گا اور تمہیں مغلوب نہیں کر سکے گا۔ کیونکہ تم نیک ارادہ۔ نیک عمل اور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ اپنا مال خدا تعالےٰ کی راہ میں پیش کرتے ہو اور اس سے یہ امید رکھتے ہو کہ وہ اسے قبول کرے گا اس لئے وہ اسے رد نہیں کرے گا اور جس مال کو خدا تعالےٰ نے شرف قبولیت کا شرف بخش دیا ہے۔ وہ مال ضائع نہیں ہوتا اس میں ہمیشہ بڑھوتی ہی ہوتی رہتی ہے۔

دراصل یہ شعر قرآن کریم کی ایک آیت کے مفہوم کو بیان کر رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

من ذا الذی یقرض اللہ قرضاً حسناً فیضٰعفہ لہ اضعافاً کثیرۃً۔ واللہ یقبض ویبصط والیہ ترجعون۔ (بقرہ ع۳۲)

کیا کوئی ہے جو اللہ تعالےٰ کو اپنے مال کا ایک اچھا ٹکڑا کاٹ کر بطور قرض دے تاکہ وہ اس مال کو اس کے لئے بہت بڑھائے اور اللہ ہی ہے جو بندہ کے مال میں تنگی یا فراخی پیدا کرتا ہے اور آخر تمہیں اسی کی طرف لوٹایا جائے گا اللہ تعالےٰ کے حضور

تم جو مال بھی پیش کرتے ہو

وہ اسی کا ہے۔ اسی سے تم نے لیا اور اسی کو پیش کر دیا۔ اپنے پاس سے تو تم نے کچھ نہیں دیا۔ نہ تمہارا مال اپنا۔ نہ تمہاری جان اپنی۔ نہ عزت اپنی۔ نہ وقت اپنا۔ اور نہ عمر اپنی غرض تمہارا اپنا کچھ بھی نہیں محض خدا تعالےٰ کی دین تھی۔ اللہ تعالےٰ نے ہی یہ سب کچھ تمہیں دیا لیکن اللہ تعالےٰ نے تم پر یہ فضل کیا جیسا کہ وہ اس آیت میں فرماتا ہے کہ اگر تم میری دین اور میری عطاء میں سے کچھ مجھے دو گے تو میں تمہیں اس کا ثواب دوں گا۔ دراصل غور کے ساتھ دیکھا جائے تو ہماری سب عبادتیں اللہ تعالےٰ کی سابقہ عطاؤں پر بطور شکر کے ہوتی ہیں۔ یہ محض اس کا فضل ہے کہ وہ ادائے شکر پر مزید احسان کرتا ہے اس طرح شکر اور عطائے الٰہی کا ایک دور اور تسلسل قائم ہو جاتا ہے۔

اس آیت میں

اللہ تعالےٰ نے اس طرف توجہ دلائی ہے

کہ اگر تم اللہ تعالےٰ کی راہ میں کچھ دیتے ہو تو وہ اُسے بطور قرض کے لیتا ہے اور قرض دی ہوئی رقم خرچ نہیں سمجھی جاتی۔ دیکھو اس دنیا میں بھی ایک بھائی دوسرے بھائی کو قرض دیتا ہے۔ مثلاً ایک شخص کے پاس دس ہزار روپیہ ہے اس کا بھائی اسے کہتا ہے بھائی مجھے اس میں سے تین ہزار روپیہ بطور قرض حسنہ دیدو۔ میں چند ماہ کے بعد اُسے واپس کر دوں گا تو اب یہ تین ہزار روپے خرچ تو نہیں ہوئے اس کے پاس دس کا دس ہزار ہی رہا۔ کیونکہ یہ تین ہزار بھی کچھ عرصہ کے بعد اُسے واپس مل جائیں گے۔ پس اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ جو کچھ تم اللہ تعالےٰ کی راہ میں دیتے ہو وہ خرچ نہیں ہوتا۔ نہ وہ ضائع ہوتا ہے کیونکہ وہ خدا تعالےٰ نے قرض کے طور پر لیا ہے وہ اُسے واپس کرے گا اور پھر اس شان سے واپس کرے گا جو قادر اور رزاق خدا کے شایانِ شان ہے۔

واللہ یقبض ویبصط کے ایک معنی ہیں۔ یسلب قوماً ویعطی قوماً یعنی جسے چاہے غریب کر دیتا ہے اور اس کا مال لے کر دوسرے کو دیکر اُسے امیر کر دیتا ہے دوسرے معنے یہ ہیں۔ یسلب تارۃً ویعطی تارۃً یعنی جب چاہے ایک شخص کا مال چھین لیتا ہے اور جب چاہے پھر اُسے اموال عطا کر دیتا ہے تیسرے معنے تقبض کے یہ ہیں تناول الشئی بجمیع الکف گویا اس آیت میں یقبض ویبصط اللہ تعالےٰ کی ایک صفت بیان کی گئی ہے اور پہلے معنی کی رُو سے اللہ تعالےٰ کی اس صفت کا اظہار

ایک بنیادی اقتصادی مسئلہ

کے ساتھ تعلق رکھتا ہے جسے اقتصادیات میں تقسیم پیداوار کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے یعنی ملک کی پیداوار آگے مختلف افراد کے ہاتھوں کس طرح پہنچے گی۔ اور ملکی پیداوار کی تقسیم کے تعلق آزاد اقتصادیات میں بھی اور ایک حد تک بندھی ہوئی اور مقید اقتصادیات میں بھی ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ایک موقعہ تک ایک شخص جس چیز کو بھی ہاتھ لگاتا ہے سونا بن جاتی ہے لیکن پھر بغیر کسی ظاہری سبب اور وجہ کے اس شخص پر فراخی کی بجائے تنگی آجاتی ہے وہی شخص ہوتا ہے وہی سرمایہ ہوتا ہے وہی حالات ہوتے ہیں۔ وہی کاروبار ہوتا ہے لیکن اللہ تعالےٰ اس سے برکت چھین لیتا ہے۔ وہ جہاں بھی ہاتھ ڈالتا ہے اُسے نقصان ہی نقصان ہوتا ہے اُس کی مالی حالت تباہ ہو جاتی ہے اور وہ مفلس و قلاش ہو جاتا ہے۔ ابھی چند دن ہوئے۔ ایک دوست مجھے ملنے کے لئے آئے۔ وہ تاجر ہیں۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ ایک وقت تھا اللہ تعالےٰ نے میرے اموال اور کاروبار میں برکت ڈال دی تھی۔ اُس نے مجھے وافر رزق دیا تھا اور اس قسم کے حالات پیدا کر دیئے تھے کہ میں جو بھی کام کرتا رہا اس کے نتیجہ میں مجھے مالی فراخی نصیب ہوتی لیکن اب اس قسم کے حالات پیدا ہو گئے ہیں کہ گو کام میں اب بھی وہی کرتا ہوں جو پہلے کرتا تھا لیکن اب مجھے وہ نفع نہیں ہوتا جو پہلے ہوتا تھا۔ غرض۔

اس آیت میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

کہ اصل قادر ذات جو اپنے ارادہ کے ساتھ اس دنیا میں تصرف کر رہی ہے وہ میری ہی ذات ہے اور کوئی نہیں۔ میں ہی ہوں جو تقسیم پیداوار کے سلسلہ میں ایسی تاریں ہلا دیتا ہوں کہ ایک شخص کے پاس وہی کاروبار ہوتا ہے وہی سرمایہ ہوتا ہے لیکن اس قسم کے حالات پیدا ہو جاتے ہیں کہ پہلے وہ بہت کما رہا ہوتا ہے اور اب وہ کم کمانے لگ جاتا ہے۔ اس کی برکت اللہ تعالےٰ نے کسی دوسرے کو دے دیا ہے اور اس کو حاصل ہونے والا نفع اب دوسرے کو ملنا شروع ہو جاتا ہے۔ لاہور میں ہم کچھ عرصہ رہے ہیں۔ وہاں ہم نے دیکھا کہ کبھی کوئی ریسٹورنٹ مقبول ہو جاتا تھا اور کبھی کوئی۔ ایک ریسٹورنٹ کا مینیجمنٹ (Management) اور انتظام بھی وہی ہوتا تھا۔ عمارت بھی وہی ہوتی تھی فرنیچر بھی وہی ہوتا تھا۔ باقی سہولتیں بھی وہی ہوتی تھیں اس کے کھانا پکانے والے بھی وہی ہوتے تھے۔ اور ایک عرصہ تک وہ ہوٹل اپنے مالکوں کے لئے بہت زیادہ آمد کا موجب بنا رہتا تھا لیکن اس کے باوجود اللہ تعالےٰ کی طرف سے یکدم کوئی ایسی تبدیلی پیدا ہو جاتی جو انسان کے اختیار اور سمجھ سے باہر ہے۔ اور ہم دیکھتے کہ اس کی مقبولیت جاتی رہی۔ اور لوگوں نے وہاں جانا چھوڑ دیا اور نتیجہ یہ ہوا کہ مالک کو وہ ہوٹل بند کرنا پڑا۔ اگر انسان اپنے ماحول پر گہری نظر ڈالے اور فکر و تدبر سے کام لے تو اُسے

اس قسم کی سینکڑوں مثالیں

مل سکتی ہیں۔ کوئی ظاہری سبب نظر نہیں آتا لیکن یکدم برکت چھن جاتی ہے۔ اسی طرح بعض اوقات اموال اور کاروبار میں برکت دے دی جاتی ہے۔ اور اس کا کوئی ظاہری سبب نہیں ہوتا۔ ایک انسان عرصہ تک ابتلاء اور مصائب میں مارا مارا پھرتا ہے اور بڑی تکلیف میں زندگی گذارتا ہے ایک دن اللہ تعالےٰ اس پر رحم کر دیتا ہے اور اس کے اموال اور اس کے کاروبار میں برکت ڈال دیتا ہے اور اس کے نتیجہ میں اس پر فراخی اور کشائش کا دور آجاتا ہے۔ ابھی چند دن ہوئے مجھے اس قسم کی بھی ایک مثال ملی ہے ایک دوست مجھے ملنے کے لئے آئے انہوں نے مجھے بتایا کہ میں ایک غریب گھرانہ کا فرد ہوں۔ میری آمد بہت کم تھی اور گزارہ مشکل سے ہوتا تھا۔ لیکن ایک دن اللہ تعالےٰ نے کچھ اس قسم کی تبدیلی پیدا کر دی کہ اب میرے کاروبار میں برکت ہی برکت ہے۔ اور خدا تعالےٰ بہت کچھ دے رہا ہے۔ میری غربت اور افلاس کی حالت دور ہو گئی۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے رزق میں فراخی پیدا ہو گئی ہے۔

غرض اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ مال کچھ ملک رکھنا کہ وہ کسی خاص فرد کو نہ ملے مال کو حکم دینا کہ فلاں کے پاس چلے جاؤ یہ صرف میرا کام ہے۔ اور کسی کا نہیں اور اگر یہ میرا کام ہے۔ تو جب بھی کوئی شخص میری راہ میں خرچ کرے گا تو

اُسے امید رکھنی چاہیئے

کہ میں جس نے اپنی قدرت کی تاریں ساری دنیا میں پھیلا رکھی ہیں اُسے نا اُمید نہیں کروں گا بلکہ اس کے مالوں میں اور اس کی زندگی میں زیادہ سے زیادہ برکت ڈالتا چلا جاؤں گا۔

دوسرے معنے یقبض ویبصط کے یہ ہیں

کہ خدا تعالےٰ نے کسی ملک یا کسی خاندان یا کسی فرد کے سرمایہ یا جائیداد کی پیداوار

میں اضافہ کر دیتا ہے یا کمی کر دیتا ہے
اور یہ نہیں ہوتا کہ مال جہاں سے لیا اور
وہاں رکھ دیا یا اس سے لیا اور اُسے دے
دیا۔ پہلے معنوں کی رُو سے یہ شکل ہوگی
کہ اللہ تعالیٰ بغیر اس کے کاروبار اور
اموال میں بے برکتی ڈالے وہ دوسرے
کے کاروبار اور اموال میں زیادتی اور
افزائش پیدا کر دیتا ہے یا دوسرے
کے کاروبار اور اموال میں زیادتی کئے
بغیر اس کے اموال اور کاروبار کو کم کر
دیتا ہے۔ مثلاً ایک زمیندار ہے اس
کی زمین بنجر تھی۔ اس میں کوئی پیداوار
نہیں ہوتی تھی۔ یا اگر ہوتی تھی تو بہت کم
اللہ تعالیٰ نے سمندروں سے پانی کو
بادلوں کے ذریعہ اٹھایا۔ پھر وہ بادل
ایسی جگہ برسے کہ بعض دریاؤں میں طغیانی
آگئی۔ اللہ تعالیٰ نے اس طغیانی کے
پانی کو اس شخص کی بنجر زمین میں پھیل
جانے کا حکم دیا۔ یہ پانی اپنے ساتھ
پہاڑوں سے پیداوار بڑھانے والی
مٹی کے اجزاء لے آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ
نے ان

ذراتِ ارضی کو حُکم دیا

کہ اس شخص کی زمین میں ٹھہر جاؤ۔
تمہارا سفر ختم ہو چکا۔ چنانچہ وہ ذرات
ارضی اس کی بنجر زمین میں ٹھہر گئے۔
اور اس طرح جس ایکڑ سے وہ شخص
بمشکل دو تین من گندم سالانہ پیدا کرتا
تھا اور آدھی بھوکی کھا کر گذارا کرتا
تھا اسی زمین میں اتنی طاقت اور زندگی
پیدا ہو گئی کہ اب اس میں پندرہ
پندرہ من گندم سالانہ پیدا ہونے
لگی۔ اسی طرح ایک اور زمیندار ہے
اس کی زمین بڑی اچھی ہے۔ اس میں
بہت زیادہ پیداوار ہوتی ہے اور اس
کی زرخیزی مالک کی آمد میں بہت اضافہ
کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جو آسمان سے
حکم بھیج کر غریب اور مفلس لوگوں کو مال
دار بنا دیتا ہے۔ اس زرخیز زمین میں
تھور اور سیم پیدا کر کے اسے بنجر بنا
دیتا ہے۔ اور اس طرح اس کی آمد
کم ہو جاتی ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں
فرمایا ہے کہ کسی مالدار کو مفلس
اور قلاش بنا دینا یا کسی غریب اور
مفلس کو مالدار اور غنی بنا دینا
میرے اختیار میں ہے۔ اس لئے
اگر تم مجھ سے کوئی سودا کرو گے تو اس
میں تمہیں کوئی گھاٹا نہیں ہوگا۔ کیونکہ میں
قادر مطلق اور رزاق ہوں

قبض کے معنی

مضبوطی سے پکڑ لینے کے بھی ہوتے ہیں
اور مضبوطی سے اس شئے کو پکڑ لینا
ہے جس کے متعلق فیصلہ ہو کہ اُسے
چھوڑنا نہیں۔ کیونکہ اگر اُسے چھوڑا تو
نقصان ہوگا۔ ان معنوں کے رُو سے
اللہ تعالیٰ اس آیت میں یہ بیان فرماتا
ہے کہ جو مال تم میرے سامنے بطور ہدیہ
پیش کرو گے میں اُسے مضبوطی سے پکڑ
لوں گا یعنی اُسے ضائع نہیں ہونے دوں گا
یہ میرا تمہارے ساتھ وعدہ ہے جسے
میں ہر حال پورا کروں گا ان معنوں کی رُو
سے اللہ تعالیٰ اپنے [illegible] بندے کو
بڑی امید دلاتا ہے اس میں شک نہیں کہ وہ
غنی ہے اور اُسے تمہارے اموال کی
حاجت نہیں لیکن تمہاری پاک نیتوں اور
محبت اور فنا فی اللّٰہی کو دیکھتے ہوئے وہ
اپنی رحمت سے تمہیں نوازتا ہے اور
شکریہ اور پیار کے ساتھ تمہاری مالی
قربانیوں کو قبول کرتا ہے۔ اور
مضبوطی کے ساتھ انہیں پکڑ لیتا ہے۔
اور انہیں ضائع نہیں ہونے دیتا۔ بلکہ

ربّی بے پایاں عطا

بھی اس میں شامل کرتا ہے اور انہیں
بڑھا کر اور وسعت دے کر کہیں سے کہیں
لے جاتا ہے اور وہ تمہیں اس دنیا میں
بھی اپنی عطائے کثیر کا حقدار بنا دیتا
ہے۔ اور جب تم لوٹ کر اس کی طرف جاؤ
گے تو وہ بڑے پیار سے تمہیں کہے گا یہ
لو اپنے مال جو تم نے میری راہ میں خرچ
کئے تھے دیکھو میں نے تمہارے لئے
انہیں کس قدر بڑھایا اور ان میں کس قدر
کثرت اور وسعت بخشی۔ پس خوش ہو کہ مومن
اپنے رب کے ساتھ کبھی کوئی گھاٹے کا
سودا نہیں کرتا۔

غرض

دوستوں کو یہ نکتہ سمجھنا چاہیئے

اور اسے ہر دم اپنے مدنظر رکھنا چاہیئے
کہ دین اور سلسلہ کے لئے جب بھی ان کے
مالوں کی ضرورت پیش آئے انہیں وہ اموال
بغیر کسی خوف اور بغیر کسی خطرہ کے اللہ تعالیٰ
کے حضور پیش کر دینے چاہئیں کیونکہ وہ
جو خدا تعالیٰ سے سودا کرتا ہے ہمیشہ نفع
میں ہی رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ
نفع مند سودوں کی توفیق عطا فرمائے۔

(الفضل مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۶۶ء)

کانگرس کے اجلاس منعقدہ جے پور کے موقع پر تبلیغ احمدیت

(بقیہ صفحہ اوّل)

۱۰۔ سرگرمیٔ احمدی
۱۱۔ چندی نماز

سیدنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر جلسہ

بابو عبدالغفور صاحب مرحوم جو نہایت

ہی مخلص احمدی دوست تھے۔ سانبھر اور
جے پور کے دوران قیام جب بھی مبلغین
سلسلہ کا ان ہر دو جگہ ورود ہوتا تو وہ
رات دن مبلغین کے ساتھ رہتے۔
ملاقاتیں کرواتے اور جلسوں کے ذریعہ
پیغام احمدیت کو اپنے اعزہ اور
دوستوں تک پہنچاتے آج سے چند سال
قبل خاکسار جب جے پور گیا تو انہوں
نے اپنے مکان پر جلسے کا انتظام کیا۔
اور جلسے کے بعد اللہ تعالیٰ کے اس
فضل پر بے حد شکر گذار تھے کہ ہمارا
جلسہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ اور
متعدد لوگوں کو استفادہ کا موقع ملا۔

اس وقت جے پور میں بابو صاحب
مرحوم کے خلف الرشید اخویم مکرم
عبدالشکور صاحب ہیں۔ انہوں نے
بھی اپنے والد بزرگوار کی طرح مورخہ
۱۴ فروری ۱۹۶۶ء بروز سنیچر اپنے مکان
پر سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسے کا
انتظام کیا۔ اگرچہ اس دن دوپہر بعد سے
ہی مطلع ابر آلود تھا اور سہ پہر سے
بوندا باندی کا سلسلہ بھی شروع ہو
گیا تھا لیکن مکرم عبدالشکور صاحب
کی طرف سے اطلاع ملی کہ وہ جلسے کا
انتظام کر رہے ہیں اور متعدد احباب
کو اطلاع بھی دے چکے ہیں۔ اس سے
[illegible] کی خرابی کے باوجود جلسہ انشاء اللہ منعقد
ہوگا۔

خاکسار کا قیام مکرم ڈاکٹر محمد لطیف
صاحب کے مکان پر تھا۔ مکرم عبدالشکور
صاحب مغرب کے بعد تشریف لائے۔
اور ان کے ہمراہ قریباً پونے سات بجے ان کے
مکان پر پہنچا۔ کھانے کا انتظام بھی انہی
کے ہاں تھا۔ کھانے سے فراغت کے
بعد ساڑھے ۸ بجے شب جلسہ شروع ہوا۔
ایک مقامی بچے نے جو قرآن مجید حفظ
کر رہا ہے خوش الحانی سے سورہ بقرہ
کے آخری رکوع کی تلاوت کی۔ بعد
ازاں خاکسار نے سیرت النبی صلے اللہ
علیہ وسلم کے موضوع پر ایک گھنٹہ تقریر
کی۔ جس میں سیدنا حضرت رسول پاک
صلے اللہ علیہ وسلم کی آمد کی اہم غرض تعلق
باللہ پر روشنی ڈالی۔ اور سنت حسنہ واقعات
کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آپ ہر معاملہ
میں اصل سہارا خدا تعالیٰ کو سمجھتے تھے۔ اور
بالآخر دنیا اس بات کو تسلیم کرنے پر مجبور
ہوئی کہ واقعی ایک زندہ اور قادر ہستی آپ
کے ساتھ ہے۔ یہی وجہ ہے سینکڑوں بتوں کو
چھوڑ کر لوگ اس زندہ اور قادر خدا پر ایمان
لے آئے۔ سیدنا رسول پاک صلعم نے جو انقلاب
دنیا میں پیدا کیا اور جس قسم کے مسلمان بنائے
ان کا موازنہ آج کے مسلمانوں سے کرتے ہوئے
خاکسار نے بتایا کہ اس زمانے کے مسلمان
اسلامی تعلیم کے [illegible] اور سیرت رسول [illegible] کی
حامل تصویر تھے لیکن آج کے مسلمان اسلامی
تعلیم اور رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت
سے بے حد دور جا چکے ہیں۔ اس بد عملی کا نتیجہ یہ
ہے۔ اسلام کمزور ہو چکا ہے اس موقعہ پر
اسلام کی اس کمزوری کا علاج حضرت مسیح
موعود علیہ السلام کے فارسی و اردو منظوم
کلام کی روشنی میں پیش کیا اور حضور کو اسلام
کے لئے جو درد اور اضطراب تھا اس کو
پیش کرتے ہوئے تحریک کی کہ وقت کی اہم ضرورت
یہ ہے کہ ہم سب سیدنا رسول پاک صلی اللہ علیہ
وسلم کی سیرت کا تتبع کریں اور صحابہ کرام کے
نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں۔
تقریر کے آخر میں جماعت احمدیہ سے متعلق
بعض غلط فہمیوں کی بھی تردید کی۔ اور جماعت
کے تبلیغی کام کا ایک مختصر سا خاکہ بھی پیش
کیا۔

رات کے دس بجے یہ جلسہ دعا پر ختم ہوا
اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس جلسے کے بہترین
نتائج برآمد فرمائے۔ آمین۔

محترم ڈاکٹر محمد لطیف صاحب جو نہایت
مخلص احمدی ہیں اور ایک مخلص خاندان سے تعلق
رکھتے ہیں ان دنوں علیل ہیں اور بعض پریشانیاں
بھی ان کے سامنے ہیں۔ ان کی صحت اور ان
پریشانیوں کے ازالہ کے لئے قارئین کرام
سے دعا کی درخواست ہے

اسی طرح مکرم عبدالشکور صاحب اور
جماعت کے دیگر احباب نیز جے پور میں جماعت
کی ترقی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ مولا
کریم اپنے فضل سے سب کو نیک راہوں پر چلنے
کی توفیق عطا فرمادے اور ہمارے ان حقیر مساعی
میں برکت ڈالے اور انہیں قبول فرمادے۔ آمین
ثم آمین۔

درخواستہائے دعا (۱) خاکسار پری یونیورسٹی کا امتحان
دے رہا ہے حضرت صاحبزادہ میاں وسیم احمد صاحب ناظر
دعوۃ و تبلیغ تمام بزرگان سلسلہ و جملہ ذیشان قادیان سے
عاجزانہ التماس ہے کہ خاکسار کی کامیابی کیلئے خاص طور پر
دعا فرما کر مشکور فرمائیں۔ خاکسار شیخ محمد عمران احمد [illegible]

(۲) خاکسار تحریک جدید کے دورہ پر تھا کہ ایک روز صبح ۹ بجے [illegible] میں سے واپس آرہا تھا کہ ایک کتے نے کاٹ لیا۔ گجرات شہر میں ہم انجکشن لگے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے برے نتائج سے محفوظ رکھے اور کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔ خاکسار حاجی محمد ابراہیم انسپکٹر تحریک جدید

سوئٹزرلینڈ کی مسجد محمود میں عید الفطر کی مبارک تقریب

مختلف ممالک کے مسلمانوں کا ایمان افروز اجتماع

محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد محمود سوئیٹزرلینڈ

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا
"سب مسلمانوں کو جمع کرو علیٰ دین واحد"
احمدیہ جماعت کے تمام مراکز اس وحدت کے حصول کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتے ہیں اور آہستہ آہستہ اللہ تعالیٰ اس کوشش میں کامیابی بھی عطا فرما رہا ہے عیدین کی تقاریب اسی وحدت کا عملی اظہار ہوتی ہیں۔ اور مبلغین یورپ کے لئے جو روحانی طور پر نامساعد حالات میں کام کر رہے ہیں حوصلہ افزائی کا موجب ہوتی ہیں۔

رمضان کے آغاز سے ہفتہ عشرہ قبل شہری دانشوری کے اوقات کے تقریباً ۵۰۰ چارٹ تیار کر کے احباب کو بھجوا دیئے گئے۔ یہ چارٹ پوری سائنسی احتیاط سے تیار کئے گئے۔ پھر رمضان سے قبل ہی خود آکر معلومات حاصل کرنے والوں کا سلسلہ شروع ہو گیا جو رمضان میں بھی جاری رہا۔ اس چارٹ میں احکام رمضان دینے کے علاوہ صدقۃ الفطر کی بھی تلقین کی گئی۔ اور اس موقع پر یہ تحریک بھی کی گئی کہ احباب اپنے غیر مسلم دوستوں کو رخابتی تحفہ پر قرآن کریم کا جرمن ترجمہ اور دیگر لٹریچر بھجوائیں۔ مسجد کے رنگین کارڈ بھی شائع کئے گئے ان تحریکات کو بڑی مقبولیت حاصل ہوئی چنانچہ آج جبکہ ۹ روز ہو چکے ہیں مختلف اصحاب کی طرف سے صدقۃ الفطر بھجوانے کا سلسلہ ابھی جاری ہے آج بھی ۱۰ فرینک ایک صاحب کی طرف سے موصول ہوئے ہیں۔

رمضان کے دوران جب بھی احباب میں سے کسی کو موقع ملتا تراویح کے لئے آجاتے تھے۔ اور گو ہیگ یا ہمبرگ کی طرح یہاں حافظ قرآن تو کوئی نہیں ہیں میں خود ہی نماز تراویح پڑھاتا رہا بعض اوقات قاری آجاتے اور وہ نماز کے بعد انتہائی خوش الحانی سے قرآن کریم کی تلاوت کر کے ایک خاص روحانی سماں پیدا کر دیتے

سات سو کے قریب عید کے دعوت نامے تیار کئے گئے اور بھجوائے گئے ان موقعہ پر سوئیس جماعت کے افراد اور غیر مسلم معززین اور زیر تبلیغ احباب اور مسجد سے مستقل طور پر وابستہ غیر احمدی احباب اور ہم وطنوں وغیرہ کو خاص طور پر عید کے تہوار کے لئے مدعو کیا گیا۔ ان کے لئے بھی دعوت نامے جاری کئے گئے

عید الفطر ۲۳ر جنوری کو ہوئی یہ اتوار کا روز تھا۔ مائیکروفون اور لاؤڈ سپیکر لگائے گئے۔ اس امر کا خیال رکھا گیا کہ تینوں منزلوں میں چھت سے تہ خانہ تک ہر جگہ آواز خوش اسلوبی سے پہنچ سکے۔

۲۳ کی صبح کو ابھی تقریباً ... ساڑھے دو بجے تھے کہ مہمانوں نے گھنٹی بجائی۔ ایک ترک دوست اپنے ہمراہیوں کے ساتھ تشریف لائے۔ یہ وہی دوست تھے کہ جب پہلی بار نماز عید کے لئے آئے تو کرسی فقہ کی کتاب کھول کر بیٹھ گئے اور اصرار کیا کہ نماز عید سات بجے ضرور ہو جانی چاہیئے۔ اور بڑی مشکل سے انہیں قائل کیا کہ جو وقت دعوت نامہ پر دیا گیا ہے اس سے قبل عید نہیں پڑھائی جا سکتی۔ لیکن اس کے بعد ایسی محبت پیدا ہوئی کہ عید کے روز فطرانہ جمع کرنے۔ مسجد کے کارڈ فروخت کرنے کا کام سنبھال لیتے ہیں۔ اور کبھی دو بجے بعد دوپہر سے پہلے واپس نہیں گئے۔ نماز فجر تک کافی احباب آچکے تھے۔ نماز پڑھی اور اس کے بعد مائیکروفون پر قاریوں نے تلاوت شروع کر دی۔ میں نے انہیں قرآن کریم کی تلاوت کے ریکارڈ بھی دے دیئے اور وہ کبھی مصری قاری کی تلاوت سنتے اور کبھی خود کرتے یہ سلسلہ دوپہر تک جاری رہا۔

۸½ بجے کے قریب ٹیلی ویژن کے کیمرہ مین اور انجنیئر اپنے سازوسامان کے ساتھ پہنچ گئے۔ مسجد کو دیکھا کہ کہیں تل دھرنے کی جگہ نہیں کچھ گھبرائے۔ میں نے کہا کوئی بات نہیں احباب آپ سے تعاون کریں گے جگہ بنا دیں گے چنانچہ انہوں نے اپنی روشنیاں وغیرہ لگا لیں اور اوپر کی منزل میں جگہ نہ رہی تو تہ خانہ میں مہمانوں کو بٹھانا شروع کیا۔ وہ بھر گیا تو درمیانی منزل جس میں مبلغ کی رہائش ہے بھر دی گئی۔ اتنے میں دو بسیں جرمن سے آراستہ ہو گئیں۔ پریس اور غیر مسلم احباب کے لئے مسجد والی منزل میں ہی ایک کمرہ مخصوص تھا جس کے انچارج حسب سابق ہمارے سوئیس مسلم مسٹر عبدالرشید ذوگ تھے اور ان کے معاون ڈاکٹر محمد عزالدین حسن تھے۔ ان کے کمرہ میں علیحدہ لاؤڈ سپیکر لگا تھا۔ خواتین کے لئے علیحدہ انتظام تھا۔

مقررہ وقت پر ساڑھے نو بجے عید کی نماز شروع کی گئی۔ خطبہ دیا اور دعا ہوئی۔ اور اس کے بعد احباب کے ملنے کا سلسلہ شروع ہوا۔ گو بڑا رش تھا لیکن رضاکاروں نے احباب تک ماکولات اور کافی وچائے پہنچانے کا اہتمام بڑی ہمت سے کیا۔ مسجد میں جو احباب کھڑے تھے انہوں نے ان احباب کے لئے جگہ بنا دی جو باہر کے دروازہ سے نماز کے وقت داخلہ کے حال میں جگہ نہ ہونے کے باعث داخل ہی نہ ہو سکے تھے تا وہ دوگانہ ادا کرلیں۔

۱۲ بجے کھانا کا وقت دیا گیا تھا۔ مردوں کے لئے اوپر کی منزل میں اور خواتین کے لئے نیچے کی منزل میں کھانے کا اہتمام کیا گیا۔ مہمان اندازہ سے زیادہ تھے تاہم سب کے لئے کھانے کا بخیروخوبی انتظام ہو گیا۔

عید کے موقع پر اتنا بڑا اجتماع ہوتا ہے کہ میں سفارتی نمائندوں کو نہیں بلاتا کیونکہ ان کا پورا خیال رکھنا مشکل ہوتا ہے۔ لیکن جنوری میں میں نے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تصنیف "اشتراکیت و جمہوریت" اور محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تصنیف "اسلام" ہالینڈ کے قونصل جنرل کو بھجوائی تھی۔ انہوں نے جواب میں شکریہ کے علاوہ یہ بھی لکھا کہ وہ انہیں ضرور مطالعہ کریں گے۔ کیونکہ وہ تین اسلامی ملکوں میں رہ چکے ہیں۔ اس لئے اسلام سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس پر میں نے انہیں کہا کہ ہماری عید الفطر کی تقریب ۲۳ر جنوری کو ہے۔ بڑا ہی غیر رسمی ماحول ہوتا ہے لیکن اگر آپ شریک ہونا چاہیں تو ہمارے لئے باعث مسرت ہوگا۔ انہوں نے اس پر لکھا کہ وہ ضرور آنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ وہ بھی شریک ہوئے۔ پریس اور ٹیلی ویژن والے بھی پہنچ میں شریک ہوئے۔ برن سے ڈاکٹر برکات احمد صاحب کی بیگم صاحبہ اور بچی بھی آئی ہوئی تھیں۔

احباب جماعت سوئٹزرلینڈ میں سے بعض اس تقریب میں دور دور سے آئے تھے۔ مثلاً مسٹر کمال فولمار (Volmar) گلارس سے اپنے فرزند کے ہمراہ آئے۔ نہ برفباری نہ طوالت سفر اور نہ سفر کے اخراجات ان کی

کی راہ میں روک بنے جہاں احمدیوں کے لئے اتنی بڑی تعداد کے بیزبان کے فرائض سرانجام دینا باعث فخر تھا وہاں دوسروں کے قلوب جماعت احمدیہ اور اس کے محبوب امام رضی اللہ عنہ کے لئے تشکر و امتنان کے جذبات سے پُر تھے کہ اس کو خدا کے گھر میں "دارالاسلام" بنا دیا اور ۲۵ر جنوری کو جب ٹیلیویژن نے عید کی تقریب کے مناظر دکھائے تو اتفاق سے اس نے بھی یہی عنوان رکھا "زیورک میں دارالسلام" ٹیلیویژن نے ایک اسلامی ملک میں عید کی تقریب کے منظر دکھانے پر یہ بیان کیا کہ یہاں پر اس طرح ہزارہا تو جمع نہیں ہوئے لیکن مسجد محمود میں سات سو کی تعداد اس تقریب کے منانے کے لئے موجود تھی۔ پھر مسجد کا باہر کا نظارہ اور نماز سے قبل مسجد کے اندر کا نظارہ دکھایا اور ساتھ ہی قاریوں کی تلاوت قرآن سنائی۔ خطبہ کا ایک حصہ سنایا۔ اور بعد میں مختلف ملک کے لوگ دکھائے اور بتایا کہ کس طرح اس تقریب میں مختلف رنگ و نسل کے احباب موجود تھے۔ اپنی جماعت میں سے جن کا تعارف کروایا گیا وہ مسٹر عبدالرشید ذوگ۔ ڈاکٹر برکات احمد صاحب میاں عبدالسلام صاحب اور عزیزم یحییٰ حسن تھے ٹیلی ویژن میں اس سے قبل افتتاح کے موقع پر مسجد دکھائی گئی تھی۔ لیکن عید کے موقع پر پہلی بار مسجد ٹیلیویژن پر آئی۔ اس مسجد کے ساتھ وہ نام بھی وابستہ ہو چکا ہے۔ جو ہر احمدی کے دل میں ٹیس پیدا کر دیتا ہے اور یہ نام اس طرح اذہان میں پختہ ہو چکا ہے کہ سب مسجد نہیں کہتے بلکہ مسجد محمود ہی کہتے ہیں زیورک کے کثیر الاشاعت روزنامہ TAGES ANZEIGER نے لکھا:-

مسجد محمود میں تقریب عید

عالم اسلام کے بڑے تہواروں میں ... ماہ صیام (رمضان) کے اختتام پر ... عید ہے۔ گزشتہ اتوار کو مسجد محمود میں جو ... سٹرک پر واقع ہے مسلمانوں ... اجتماع نے اس تقریب کو منایا ... مشہور اور اس کے نواح ہی سے مسلمان آئے تھے بلکہ ملک کے مختلف حصوں سے سفر کر کے شامل ہوئے ... اور چند مسلمان جنوبی جرمنی سے بھی آئے ... کے لئے وہاں جگہ کافی نہ تھی۔ معزز مہمانوں میں سے ہالینڈ کے قونصل جنرل اور سفارت ... ہندوستان کے سیکرٹری ڈاکٹر ... قابل ذکر ہیں۔

جب مشتاق احمد باجوہ امام ... احمدیہ مشن کے سربراہ حاضرین ... کے لئے کھڑے ہوئے تو ماحول ... آپ نے محبت الٰہی کے موضوع پر ... کیا اور رمضان کی ماہیت بیان کی کہ وہ انسان کو اللہ تعالیٰ کے قریب لے جاتا ہے

اور اسے خدا کی خاطر اور نوع انسانی کی بھلائی کے لئے قربانیوں کے لئے تیار کرتا ہے

امام نے دعاؤں میں قبرص، فلسطین اور نائیجیریا کے برادرانِ اسلام کو بلکہ ساری دنیا کو شامل کرنے کی تحریک کی۔

یہ مسجد جماعت احمدیہ نے جس کا مرکز ربوہ۔ پاکستان ہے تعمیر کی ہے۔ اور جو اسلام کے ہراول دستہ کے طور پر اس کی خدمت کے لئے وقف ہے اور ساری دنیا میں تعمیری کاموں میں مصروف ہے۔ یہ جماعت اسلام کے متعلق کتب و رسائل شائع کرتی۔ مساجد اور دار التبلیغ تعمیر کرتی اور دین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی ہر رنگ میں ترقی کے لئے کوشاں ہے۔ گذشتہ نصف صدی اس جماعت کے امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اللہ تھے جو گذشتہ نومبر میں وفات پا گئے۔ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب جو کہ عظیم عالم دینیات ہیں اور اپنے منصب کے لئے ضروری تجربہ رکھتے ہیں خلیفہ منتخب کئے گئے۔

یہ پُر اثر تقریب عربی دعا کے ساتھ انجام پذیر ہوئی۔

(اشاعت مورخہ ۲۴/جنوری ۱۹۶۶ء)

یونین پریس کے نمائندہ نے حسب ذیل رپورٹ اخبارات کو بھجوائی۔

مسجد ناکافی تھی

اسلامی ماہ صیام کے اختتام پر سات سو مسلمان حال ہی میں مسجد محمود میں عید الفطر کی تقریب منانے کے لئے جمع ہوئے جو سوئیس ٹیلی ویژن نے بھی ریکارڈ کی اور دکھائی۔ تہ خانہ سے چھت تک سیڑھیوں میں۔ امام کی رہائش گاہ میں ہر جگہ مسلمانوں سے پُر تھی۔ جرمنی سے دو بسیں مسلمانوں کو لے کر آئیں۔ اور مزید آسٹریا اور فرانس سے آئے۔

اس سال مشتاق احمد باجوہ امام مسجد محمود نے محبت الٰہی کے موضوع پر خطاب کیا۔ قبرص۔ فلسطین کے متعلق مصائب مسلمانوں کے ... خصوصاً اور ساری دنیا کے لئے عموماً دعا کی گئی

جماعت احمدیہ کے ... امام حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کے ... بھی جو ۸/نومبر

۱۹۶۵ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے جانشین منتخب کئے گئے کے لئے بھی کلمات تہنیت کہے گئے۔ اس تقریب کی تیاری میں بہت سے دوستوں نے ہاتھ بٹایا۔ اللہ تعالیٰ سب خدمت کرنے والوں کو جزائے خیر بخشے اور قبول فرمائے۔ آمین۔ جنوری کے مہینہ میں مسجد میں تین اور تقاریب منعقد ہوئیں جن کا ذکر بے محل نہ ہوگا۔

زیورک کے پرانے گرجا گرس منسٹر (Grossmünster) کے پادری گریبل (Griebel) نوجوانوں کی پارٹی کے ہمراہ طے شدہ پروگرام کے مطابق آئے میں نے پہلے تقریر کی۔ اس کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ جو دیر تک جاری رہا۔ پادری صاحب خاصے معمر تھے لیکن کج بحث نہ تھے۔ خواہ مخواہ الجھتے نہ تھے۔ یہ میٹنگ پونے دو گھنٹے جاری رہی۔ میں نے ان سب کو لمنڈ بھی پیش کیا۔ ان کی پارٹی میں سے بعض نے پادری صاحب کو کہا کہ ہمیں قیمت ادا کرنی چاہیئے۔ چنانچہ انہوں نے اصل سے بھی زیادہ قیمت ادا کر دی۔ پھر مسجد کے اندر گئے نماز کے بارہ میں معلومات حاصل کیں۔

دوسری پارٹی زیورک کے نواح Fallanden سے پیٹر رائیفر (Peter Raüther) ایک نوجوان کی قیادت میں آئی۔ سب اچھے سمجھدار تھے۔ اور میری تقریر کے بعد بہت مفید بحث ہوئی تیسری پارٹی ایک کیتھولک پارٹی (Karl Gudwyler) کارل گودیلر کی قیادت میں آئی۔ پادری صاحب نہ صرف متعصب بلکہ کج بحث بھی تھے۔ لیکن باقی نوجوان ایسے نہ تھے پادری صاحب نے مسیح کے صلیبی موت سے بچ جانے اور کشمیر آجانے کے متعلق ... بیان پر بجائے جواب دینے کے کہا یہ طفلانہ بات ہے۔ میں نے اس پر کہا۔ ایسا کہنا تو آسان ہے۔ لیکن مزا تب ہے کہ آپ ... دلیلوں میں سے کسی کو غلط ثابت کریں۔ میں نے زنجیر کے ہر کڑہ کو ... پیش کیا اور چیلنج کیا کہ توڑ دیں کریں۔ پادری صاحب نے اس کے جواب میں کہا اصل بات تو ایمان ہے۔ ورنہ نہ میں بائیبل کی صداقت کو ثابت کر سکتا ہوں اور نہ آپ قرآن کی صداقت کو ثابت کر سکتے ہیں۔ میں نے کہا آپ بائیبل کے متعلق جو چاہیں کہیں لیکن قرآن کریم کے متعلق آپ ایسا کہنے کے مجاز نہیں چنانچہ میں نے خود قرآن کریم سے اس کے لاجواب ہونے کو اس کی صداقت کی بین دلیل کے طور پر پیش کیا۔

تعلیم کا کام بھی جاری رہا۔ عربی کی ایک کلاس ہفتہ وار منعقد ہوتی ہے۔ ہفتہ ... ایک بارہ و نو مسلم یسرنا القرآن کے اسباق لیتے ہیں وہ آتے رہے اور پڑھائی جاری رہی۔ حسب معمول بچوں کی ماہانہ کلاس بھی منعقد ہوئی۔ بچوں کو نماز یاد کروائی اور عقائد و تاریخ کے متعلق سوالات و جواب کی صورت میں ایک نصاب تیار کیا ہے اس کے مطابق ... باتیں ذہن نشین کروائیں۔ پریس میں عید کی تقریب کے علاوہ بھی ایک اخبار میں مسجد کا ذکر آیا اور ترکی کے ایک اخبار نے مسجد کا فوٹو شائع کرتے ہوئے نیچے لکھا کہ یہ مسجد پاکستانی مسلمانوں نے بنائی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ہزاروں ہزار رحمتیں مسیح پاک علیہ السلام کے اس موعود خلیفہ سیدنا حضرت محمود رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ہوں کہ حضور نے یورپ و دنیا کے دیگر حصوں میں اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے مساجد بنا دیں جو اسلام کا حقیقی درد رکھنے والے مسلمانوں کے قلوب میں بے پناہ جذبہ تشکر و امتنان پیدا کرتی ہیں۔ کئی عیسائی سفر کر کے آتے ہیں اور پہنچ کر ان کے چہروں سے ایسا احساس ہویدا ہوتا ہے کہ گویا لق و دق ریگستان میں انہیں ایک مرغزار مل گیا ہے

اللہ کرے یہ سلسلہ جاری رہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی قیادت میں ہم بدستور آگے ہی آگے بڑھتے جائیں حتی کہ خدا کی ساری بھٹکی ہوئی مخلوق حصار امن میں آجائے آمین۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں اسلام کی سربلندی کی نوشت موجود ہے اور یہ ہو کر رہے گی۔ ہماری کاوش اس میں کچھ عاجزوں کا بھی ہاتھ ہو یہ محض اس کے فضل پر ہی منحصر ہے اور ہم اس کے طلبگار ہیں۔

پروگرام دورہ مکرم چوہدری سعید احمد صاحب نائب ناظر بیت المال و مکرم مولوی محمد سلیم صاحب فاضل بسلسلہ وصولی چندہ تحریک جدید

مکرم چوہدری سعید احمد صاحب نائب ناظر بیت المال و مکرم مولوی محمد سلیم صاحب فاضل مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق حسب ذیل جماعتوں کا دورہ بسلسلہ وصولی وعدہ جات و چندہ تحریک جدید کر رہے ہیں۔ جملہ صدر صاحبان اور سیکرٹریان مال و سیکرٹریان تحریک جدید کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اس دورہ میں وفد کے ساتھ پورا پورا تعاون فرمادیں۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	تاریخ روانگی	قیام	
قادیان	—	۱۲/مارچ ۱۹۶۶ء		
کلکتہ	۱۴ ۳/۶۶	۱۵ ۳/۶۶	ایوم	
بھدرک	۱۵	۱۷/	۲ //	
سورو	۱۷/	۱۸/	۱ //	
کٹک مع چاندلیا گنج	۱۸/	۲۰/	۲ //	
سونگھڑہ	۲۰/	۲۲	۲ //	
کیرنگ	۲۲/	۲۵/	۳ //	
کرڈاپلی	۲۵/	۲۶/	۱ //	
پینکال	۲۶/	۲۷/	۱ //	
کوٹ پلہ	۲۷/	۲۸	۱ //	
کلکتہ	۲۹/	۳/اپریل ۱۹۶۶ء	۴ //	
سوسے ابجی مائینز	۴/اپریل ۱۹۶۶ء	۶/	۲ //	
جمشید پور	۶/	۸/	۲ //	
رانچی	۹/	۱۰/	۱ //	
بھاگل پور مع برہ پورہ	۱۱/	۱۳/	۲ //	
غسان پور ملکی	۱۳/	۱۵/	۲ //	
مظفر پور	۱۶	۱۷/	۱ //	
پٹنہ	۱۷/	۱۸/	۱	

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ اکثر بیمار رہتی ہیں ان کی شفایابی کے لئے نیز عاجزہ کے تیسرے لڑکے عزیز ظفر الدین نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے اچھے نمبروں پر شاندار کامیابی کے لئے بزرگان سلسلہ احباب جماعت و درویشان کرام سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار

سید مبشر الدین سونگھڑہ

ہندوستان کی جماعتوں میں یوم مصلح موعودؓ کے شاندار جلسے

کیرنگ مکرم ناظر خاں صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کیرنگ اطلاع دیتے ہیں کہ

مورخہ ۲۰ر فروری ۱۹۶۶ء میں کئی رکاوٹیں ہونے کے سبب جلسہ ملتوی کر کے مورخہ ۲۳ر فروری ۱۹۶۶ء بعد نماز مغرب جلسہ منعقد کیا گیا۔ دن کے چار بجے خدام الاحمدیہ کے ذریعہ جماعت کے ہر محلہ میں اعلان کروا دیا گیا۔ مسجد کے سامنے تمام احباب جماعت جمع ہوئے۔ مسجد کے دو منزلہ میں تمام مستورات جمع ہو گئیں۔ زیر صدارت جناب مولوی سید محمد موسیٰ صاحب مبلغ سلسلہ جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد نظم بدر تحسین اور نظم کلام محمود از طفلان نے باری باری سے پڑھ کر سنائیں۔ (۱) مکرمی شیخ مکرم علی صاحب نے حضرت مصلح موعود کے کارنامے ۱۵ منٹ تک بیان فرمائے (۲) جناب منشی فیاض الدین خاں صاحب پوسٹ ماسٹر کیرنگ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عظیم الشان کارنامے بیان فرمانے کے بعد آپ کس طرح اسیروں کی رستگاری کے موجب ہیں۔ ایک احسن پیرائے میں ۲۰ منٹ تک بیان فرمایا۔

(۳) شیخ عبدالمنان صاحب نے مصلح موعودؓ کی آمد کا ہندو پران سے حوالہ دیتے ہوئے بیان فرمایا کہ یہی وہ مصلح موعود ہے جن کا ذکر پران میں لکھا گیا ہے۔

(۴) جماعت احمدیہ کیرنگ کے سنائی صدر جناب مولوی شیخ ملی سراج الدین صاحب B.A. L.T. نے تقریباً ۳۵ منٹ تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے ماتحت کس طرح آپ کے فرزند ارجمند حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیغام احمدیت کو جلد جلد دنیا کے کناروں تک پہنچا دیئے۔ اور آپ کس طرح اسیروں کی رستگاری کا موجب بنے سامعین میں بڑی خوبی کے ساتھ بیان فرمائے۔

(۵) تمام مقررین کے آخر میں جناب مولوی سید محمد موسیٰ صاحب صدر جلسہ نے تمام مقررین کی تقاریر کا لب لباب بڑی حسن و خوبی کے ساتھ مدلل دلائل دیتے ہوئے سامعین کو ایک روح پرور تقریر سے محظوظ فرمایا۔ پھر اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مصلح موعود والی پیشگوئی کو پڑھ کر سنایا۔ مولوی صاحب موصوف نے تقریباً ایک گھنٹہ سے زائد اپنی تقریر کو جاری رکھا۔ بعدہ مولوی صاحب کی درخواست پر حاضرین

معاً صاحب خان صاحب نے اپنی بنائی ہوئی ایک اڑیہ نظم جو کہ حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت پر تھی سامعین کو بلند آواز سے پڑھ کر سنائی۔ دعا کرنے کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔ چار صد سے زائد مرد و زن شریک جلسہ تھے۔

بنگلور مکرم مرزا عبدالرحمٰن بیگ صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ بنگلور نے اطلاع دی ہے کہ جلسہ "یوم مصلح موعود" مورخہ ۲۰ر فروری ۱۹۶۶ء کو صبح گیارہ بجے بمقام "دارالفضل" منعقد ہوا جس کی صدارت الحاج بی ایم عبدالرحیم صاحب صدر جماعت نے کی اور مکرم جی ایم عنایت اللہ صاحب نسیم کی تلاوت سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ مکرم بی ایم نثار احمد صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کی دعائیہ نظم "مل جائے تم کو دین کی نعمت خدا کرے" خوش الحانی سے سنائی۔ بعدہ مکرم عبدالرحمٰن بیگ صاحب کی معیت میں حاضرین نے کھڑے ہو کر ۱۹۶۵ء کا عہد دہرایا۔ آج کے اس مبارک جلسہ کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ غیر از جماعت دوستوں کی تعداد بھی کافی تھی۔ عہد جب جوش و خروش سے دہرایا گیا کہ دارالفضل دہل کر رہ گیا اور راہگیر بھی متوجہ ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ ابتداء میں غیر از جماعت دوستوں نے عہد دہرانے میں کچھ پس و پیش کیا مگر جماعت کے انصار خدام اور اطفال کے جوش و خروش سے متاثر ہو کر وہ بھی ہمارے ہمنوا بن گئے۔ الحمد للہ۔

حسب پروگرام مکرم بی ایم نثار احمد صاحب نے "محسن اعظم" کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے سبز اشتہار کی الہامی پیشگوئیوں کا پورا متن پڑھ کر سنایا اور مصلح موعودؓ کی تنظیمی صلاحیتوں کا ذکر کرتے ہوئے خصوصی طور پر خدام الاحمدیہ کی تنظیم کا ذکر کیا اور کہا کہ ہم اس وقت تک صحیح معنوں میں اس مقدس ہستی کو خراج تحسین پیش نہیں کر سکتے جب تک کہ ہم مصلح موعودؓ کی تمنا کو پورا کرنے والے نہ بن جائیں۔ دوسری تقریر محترم عزیزم محمد اسلم حسن نے "اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہوگا" کے عنوان پر کی۔ یہ نوجوان جن کی عمر ۱۹-۲۰ سال کے درمیان ہے نہایت پُر وقار انداز میں اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے مصلح موعودؓ کے ذریعہ تمام دنیا میں تبلیغ اسلام قرآن مجید کی مختلف زبانوں میں تراجم اور تفسیر کبیر کو معجزہ قرار دیا نیز حضورؓ کے بعض خطبات کے اقتباسات جو جماعتی تعلیم و تربیت پر مشتمل تھیں پڑھ کر سنائے۔ حاضرین نے اس تقریر کو بہت پسند فرمایا۔

سید اقبال پاشا صاحب نے بھی احمدیت کے متعلق اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ عزیزم قبیل مکرم سید عبدالحفیظ صاحب سے میری پہلی ملاقات ہوئی۔ اور احمدیت کے بارہ میں انہوں نے مجھ پر خیالات کا اظہار فرمایا وہ مجھے بے حد پسند آئے اس کے بعد میں نے ایک مرتبہ مسجد احمدیہ (دارالفضل) میں نماز جمعہ بھی ادا کی۔ میں خطبہ جمعہ سے کافی متاثر تھا اور اس دوران میں مکرم عبدالرحمٰن بیگ صاحب سے میری ملاقات ہو گئی اور آپ نے اختلافی مسائل پر قرآن مجید اور احادیث سے مسلسل دو گھنٹہ نہایت دلنشین انداز میں روشنی ڈالی اور اس طرح سے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی صداقت کا میں قائل ہو گیا۔ بعدہ مکرم حامد حسین صاحب بھاگلپوری نے ماڈرن طریقہ پر احمدیت کی غرض و غایت بتلائی ایک مرتبہ خدام الاحمدیہ کے منعقدہ جلسہ میں بھی شامل ہوا۔ جہاں میری ملاقات مکرم محمد شفیع اللہ قائد خدام الاحمدیہ اور مکرم بی ایم نثار احمد صاحب سے ہوئی۔ ان ملاقاتوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے سینہ کو احمدیت کے لئے کھول دیا ہے اور میں اس بات کا خواہشمند ہوں کہ بیعت کر کے اس مقدس جماعت میں شامل ہو جاؤں (الحمد للہ جلسہ کے بعد آپ بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئے)

بعد ازاں سید حامد حسین صاحب نے "مرقع رحمت خدا" کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ کو علم معرفت کا خزانہ ثابت کیا۔ اور دارالہجرت ربوہ کی مقدس بستی آباد کرنے اور وہاں سے ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کا منظم جال بچھانے والے اس مقدس وجود کو خراج عقیدت پیش کیا۔ آپ کے بعد محترم موسیٰ اللہ صاحب نے مصلح موعودؓ کے بعض کارنامے بیان فرمائے اور محمد عنایت اللہ صاحب نسیم نے حضرت مصلح موعودؓ کی نظم "قرآن سب کو دید ہے" پڑھ کر سنائی۔

محمد اسد اللہ صاحب نے "علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا" کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ باوجود دنیاوی اعتبار سے آپ میٹرک پاس بھی نہیں تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ علوم عطا کئے کہ آپ کے مخالف بھی آپ کے اس علم لدنی کے قائل تھے۔ سارا دم قرآنی تفسیر کے متعلق کئی چیلنج دینے کے باوجود کوئی مقابلہ پر نہیں آیا۔ اس کے بعد خاکسار نے مصلح موعودؓ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قبل بھی بزرگان اسلام مثلاً حضرت نعمت اللہ شاہ ولی رحمہ اللہ، حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو پیشگوئیاں بیان کی تھیں مختصر الفاظ میں بیان کرتے ہوئے کہا کہ ان پیشگوئیوں کا سینکڑوں سال بعد لفظاً بلفظاً پورا ہو جانا اسلام اور احمدیت کی صداقت کا ایک زندہ نشان ہے اور تجدید ایمان کے ساتھ ازدیاد ایمان کا موجب ہے۔

عزیزم محمد ظفر اللہ صاحب حنفی "وہ دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا" کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت مصلح موعودؓ کے دور خلافت میں ہی احمدیت دنیا کے کناروں تک پہنچ گئی اس طرح سے احمدیت کے ساتھ ساتھ حضرت مصلح موعودؓ کا نام بھی شہرت پا گیا۔

محترم مکرم ڈاکٹر محمد حسین صاحب سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ جماعت احمدیہ بنگلور نے ظاہری طور سے حضرت مصلح موعودؓ کی پیشگوئی بیان کر کے اس کی تشریح بڑے دلنشیں انداز میں کی۔ آپ نے فرمایا کہ گو حضرت مصلح موعودؓ مامور نہیں تھے مگر چونکہ خدا تعالیٰ کی خاص بشارتوں کے ذریعہ آپ کی ولادت ہوئی تھی اس لئے خدا تعالیٰ نے آپ سے بہت سے بڑے بڑے کام لئے اس طرح آپ زندہ جاوید ہو گئے۔ محترم سید عبدالرزاق صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کے کارنامے سنائے۔ بعدہ مکرم مولوی محمد امام صاحب نے اپنی مختصر تقریر کرتے ہوئے تحریک جدید کی اہمیت پر زور دیا اور مطالبات تحریک جدید پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔ آخر میں مکرم سرفراز صاحب نے (جو غیر احمدی ہیں) مصلح موعود پر اپنی ایک نظم بڑی شیریں آواز میں سنائی اور یہ نظم اس قدر پُرسوز تھی کہ جلسہ گاہ میں دوستوں کی سسکیوں کی آواز سنائی دے رہی تھیں۔ آخر میں محترم صدر صاحب نے تقاریر کا خلاصہ بیان کرنے کے بعد مکرم سید اقبال پاشاہ اور مکرم محمد اسلم حسین ان دونوں نوجوانوں کی بیعت کا اعلان فرمایا اس طرح یہ مبارک جلسہ سوا دو بجے اجتماعی دعا کے بعد ختم ہوا۔ الحمد للہ۔ حاضرین جلسہ کی چائے سے تواضع کی گئی۔

منظفر پور مکرم مولوی عبدالحق صاحب مبلغ منظفر پور اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۲۰ر فروری ۱۹۶۶ء کو بعد نماز مغرب مکرم ڈاکٹر سید منصور احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت احمدیہ مشن میں جلسہ یوم مصلح موعود کی کارروائی شروع ہوئی۔

تلاوت قرآن کریم خاکسار نے کی اور نظم خاکسار کی دو چھوٹی بچیوں بشریٰ و تحسین سلمہا نے دلنشین لے سے پڑھی جس کا مطلع

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا

دوسری نظم مکرم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب نے خوش الحانی سے سنائی یہ کلام محمود کی ایک دعائیہ نظم ہے...

دکھ دست آئیگا تو کہیں سے تمام لوگ
ملے گی [illegible] ندائی یہ رحمت خدا کرے

اس کے بعد خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود کے موضوع پر تقریر کی اور بتایا کہ مسیح موعود علیہ السلام کے حسن و احسان میں نظیر بیٹے کی پیشگوئی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے "المود" [illegible] اور سلف صالحاء امت نے بھی اللہ تعالیٰ سے علم پا کر کی تھی لیکن اس کا کامل انکشاف خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوا جس کا آغاز الہام الٰہی کے مطابق چالیس روزہ چلہ کشی سے ہوا جسے حضور علیہ السلام نے ہوشیارپور میں انجام دیا۔ اور اسی دوران حضور پر "نشان رحمت" کا الہام نازل ہوا۔ اور بعد کے اشتہارات میں اس مقدس [illegible] موعود کی پیدائش بھی حتمی طور پر نو سال کے اندر بتا دی گئی۔ اور صاحبزادہ بشیر اول کی پیدائش اور وفات پر اس پیشگوئی کی تشہیر کا خوب سامان بھی ہو گیا۔ مخالفین کے لٹریچر میں بھی اس پیشگوئی کے متعلق بہت کچھ لکھا گیا۔ آخر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقدس وجود میں اظہر من الشمس ہو کر یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔

یہ مقدس وجود اب ہم میں موجود نہیں ہے لیکن اس کی لائی ہوئی بے بہا برکتیں قیامت تک قائم رہیں گی۔ حضور انور رضی اللہ عنہ کے ساتھ تعلق پیدا کرنے اور حضور کی دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے جس قدر فضل و رحمت کی بارشیں مجھ ناچیز پر نازل فرمائیں وہ حیطۂ تحریر و تقریر سے باہر ہیں۔ تاہم نذرانۂ عقیدت کے طور پر بعض ذاتی واقعات بیان کر دیتا ہوں۔

زیارت ۱۹۴۶ء میں خاکسار کو پہلی مرتبہ قادیان دارالامان اور حضرت اقدس کی زیارت کا موقعہ نصیب ہوا۔ حضور کا پُر نور چہرہ دیکھ کر میں دنگ رہ گیا اگرچہ خدا تعالیٰ کی مخلوق ایک سے ایک حسین ہے لیکن حضور کے مبارک چہرہ پر جو ایک خاص قسم کا نور برستا ہوا دکھائی دیتا تھا وہ کہیں اور دکھائی نہیں دیا گویا معلوم ہوتا تھا کہ یہ کوئی دوسری ہی مخلوق ہے۔

کچھ دنوں کے بعد میرے دل میں یہ خیال پیدا ہونے لگا کہ شاید حسن عقیدت کا بھی اس میں دخل ہو گا۔ لیکن کچھ ہی روز میں اس خیال کی تردید کے سامان پیدا ہو گئے۔ مجھ سے ایک غیر احمدی مولوی صاحب قادیان وارد ہوئے۔ اور خاکسار کے ساتھ مہمان خانہ میں ہی مقیم ہو گئے۔ وہ سخت متعصب تھے اعتراضات کرتے رہتے خاکسار حسب معلومات جواب دیا کرتا تھا ان دنوں حضور ڈلہوزی میں تشریف فرما تھے ایک روز مسجد مبارک کے بورڈ پر اعلان ہوا کہ حضور انور آدھ گھنٹہ تک قادیان تشریف لا رہے ہیں۔ مشتاقان امام ہمام جوق در جوق جمع ہونے لگے۔ احمدیہ بازار میں دو رویہ لمبی لمبی قطاریں بن گئیں۔ حضور تشریف لائے زیارت و مصافحہ بہت دیر تک ہوتا رہا۔ غیر احمدی مولوی صاحب کو بھی خاکسار نے قبل از وقت اطلاع کر دی تھی لیکن انہوں نے متعصبانہ رنگ میں زیارت کرنے سے بھی انکار کر دیا۔ بعدہٗ کچھ سوچ کر وہ بھی مسجد مبارک کے نیچے جا کے زیارت پر آ کھڑے ہوئے۔ زیارت و مصافحہ کے اختتام پر حضور اندرون خانہ تشریف لے گئے اور زائرین منتشر ہو گئے۔

مولوی صاحب سے جب ملاقات ہوئی تو وہ زار و قطار رونے لگے کہا کہ میں نے حضرت اقدس کو بہت گالیاں دی ہیں لیکن آج حضور کی مبارک شبیہ کو دیکھ کر ہی میرے دل نے فیصلہ کیا ہے کہ یہ جھوٹوں کا منہ نہیں ہے اس لئے حضور سے عاجزانہ درخواست کی جائے" کہ "میری مغفرت کے لئے دعا فرما دیں میں آئندہ اس قبیح حرکت سے باز آتا ہوں"

ایک مرتبہ انہی مولوی صاحب سے کسی موضوع پر گفتگو ہو رہی تھی (وہ موضوع اب یاد نہیں رہا) نماز مغرب کا وقت ہو گیا خاکسار نے مولوی صاحب سے وضو کرنے کے لئے کہا اور یہ بھی کہا کہ بسا اوقات حضور انور مجلس علم و عرفان میں اسی موضوع پر روشنی ڈال دیا کرتے ہیں جو زیر بحث ہو۔ لہٰذا اگر میں آپ کی تشفی نہیں کر سکا تو ہو سکتا ہے کہ آج حضرت اقدس بھی اسی موضوع پر روشنی ڈالیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا مولوی صاحب کی اس مسئلہ پر بھی تشفی [illegible] ہو گئی اور حیران ہو کر مجھ سے پوچھا کہ ایسا کس طرح ہو جاتا ہے؟ خاکسار نے عرض کیا کہ یہ مجھے بھی معلوم نہیں ہے کہ ایسا کیونکر ہوتا ہے لیکن ہوتا ضرور ہے۔

آخری ملاقات غالباً ۱۹۵۶ء میں خاکسار نے ایک خواب دیکھا کہ حضور انور ایک جگہ تشریف فرما ہیں اور کچھ لوگ حضور کے ارد گرد بیٹھے ہیں۔ خاکسار نے آگے بڑھ کر ملاقات کرنا چاہی۔ لیکن وہ لوگ حائل ہو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضور نے نگاہ اٹھا کر مجھے دیکھا اور فرمایا۔ آپ کہاں سے آئے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ حضور میں بمبئی سے حاضر ہو رہا ہوں۔ اور نہ صرف یہ کہ میں بمبئی سے حاضر ہو رہا ہوں بلکہ میں وہاں کا مبلغ ہوں۔ یہ کہتے ہوئے مجھ پر رقت طاری ہو گئی۔ حضور نے ہاتھ بڑھایا۔ اور حائل ہونے والے لوگوں نے آگے بڑھنے کے لئے راستہ دے دیا۔ مصافحہ و ملاقات ہو گئی۔ میں بیدار ہو گیا۔

کچھ روز کے بعد مجھے رشتہ داروں سے ملنے کے لئے پاکستان جانے کا اتفاق ہوا۔ لیکن ویزا میں تین چار روز کی ہی گنجائش باقی تھی دل میں یہ خیال گذرا کہ اس مرتبہ ربوہ نہیں جا سکوں گا۔ اور حضور کی زیارت سے محروم رہوں گا۔ لیکن دوسری طرف خواب کا احساس بھی باقی تھا۔ لاہور پہنچنے پر مسجد احمدیہ میں ایک درویش بھائی مل گئے جن کا نام غالباً چوہدری حسن محمد صاحب ہے ان سے معلوم ہوا کہ حضور رتن باغ میں تشریف فرما ہیں ان دنوں کیلا پاکستان میں کمیاب تھا خاکسار ہندوستان سے کچھ کیلا خرید کر لے گیا تھا ایک دو درجن کیلے لے کر رتن باغ پہنچا۔ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے دفتر سے معلوم ہوا کہ ڈاکٹری مشورہ کے تحت ملاقاتیں بند ہیں خاکسار نے وہیں بیٹھ کر ایک درخواست نا[illegible] لکھی اور ناچیز تحفہ حضور کی خدمت میں بھجوانے کے لئے دفتر کے سپرد کر کے وہاں سے روانہ ہوا۔ جو دھامل بلڈنگ میں مولوی عبد الرحمٰن صاحب کے دواخانہ میں پہنچا بڑی عقیدت کے ساتھ موصوف سے ملاقات کی تعارف کے ساتھ ساتھ گفتگو نے بحث کا رنگ اختیار کر لیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک صاحب "حبیب" کے ملنے کی تلاش کرتے ہوئے دواخانہ پہنچے اور فرمایا کہ مہربانی کر کے جلدی سے چلئے حضور آپ کو یاد فرما رہے ہیں۔ میں دواخانہ سے اس حالت میں نکل رہا تھا جبکہ میرا دل بول رہا تھا کہ اگرچہ کمزوریاں انسان میں ہوتی ہیں۔ لیکن یہ شخص ایک مقدس ہستی کی اولاد ہونے کے باوجود اس قابل نہیں ہے کہ جماعت احمدیہ میں رہ سکے۔ بعدہٗ جب فتنۂ منافقین اٹھا اور حضور نے آغاز فتنہ میں ہی موصوف کا نام لیا تو نہ صرف یہ کہ مجھے کوئی اچنبھا نہیں ہوا۔ بلکہ میرے لئے ازدیاد ایمان کا باعث بنا اور میں نے دہاب صاحب کے ساتھ اپنی پہلی اور آخری ملاقات کی تفصیل لکھ کر بھیجدی جو الفضل اور "بدر" میں شائع ہو گئی۔

بہر حال خاکسار کو کافی دیر تک حضور سے گفتگو کرنے کا موقعہ ملا کہ اس سے قبل زندگی میں مجھے کبھی اتنا موقعہ نہیں ملا تھا۔ میرے لئے یہ ملاقات روحانی اور جسمانی اعتبار سے نہایت بابرکت ثابت ہوئی۔

اسی طرح چند اور واقعات بیان کئے جو سامعین کے لئے بھی ازدیاد ایمان کا موجب ہوئے۔

اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درجات کو ہر آن بلند سے بلند تر فرماتا چلا جائے۔ اور ہمیں اور ہماری اولادوں اور نسلوں کو حضور کے مقاصد عالیہ کی تکمیل کی توفیق عطا فرما دے۔ آمین ثم آمین۔

صدر محترم نے حضور کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کرنے کی تحریک فرمائی اور پُر درد دعا پر جلسہ انجام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

آسنور مکرم سید محمد یاسین صاحب گیلانی سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ آسنور اطلاع دیتے ہیں کہ:-

آج مورخہ ۲۰/۲/۶۶ بعد نماز ظہر مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مولانا مولوی عبد الواحد صاحب فاضل پورے جوش و خروش اور شاندار رنگ میں یوم مصلح موعود کا جلسہ منایا گیا۔ آغاز جلسہ تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ جو کہ خاکسار نے سورہ یوسف کا ابتدائی ایک رکوع ادا کر کے کیا۔ بعد میں عبد الکریم صاحب ریشی نے درثمین اردو سے نظم حمد و ثنا اسی کی جو ذات جاودانی خوش الحانی سے پڑھی۔ اس کے بعد ملک عبد الکریم صاحب نے نہایت جوش و خروش اور ولولہ سے نہایت ہی احسن رنگ میں حضرت مسیح موعود کی ہوشیارپور والی پیشگوئی اور متضرعانہ دعاؤں کا [illegible] حضرت مصلح الموعود کے بارے ایک معجزانہ رنگ میں ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو بذریعہ اشتہار شائع فرمائی تھی۔ سب بیان کر کے اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا اور بعد احسن رنگ میں روشنی ڈال کر سامعین کو محظوظ فرمایا اور حضرت مصلح موعود کی وہ تقریر جو کہ ۱۹۴۴ء کو بمقام لاہور حضور نے فرمائی تھی۔ کہ میں ہی اس پیشگوئی کا مصداق ہوں۔ خدا نے مجھے بذریعہ الہام خبر دی کہ تو ہی اس پیشگوئی کا مصداق ہے کہ جس پیشگوئی کی خبر حضرت مسیح موعودؑ نے قبل از وقت ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو بذریعہ اشتہار شائع فرمائی تھی۔

مقرر نے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے جماعت کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد بشارت احمد صاحب [illegible] نے درثمین اردو سے ایک نظم پڑھ کر سنائی۔ (باقی صفحہ ۱۱ پر دیکھیں)

صدقات کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک اہم ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رض نے اپنے ایک پیغام میں جماعت کے دوستوں کو صدقات کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی تھی اور ردِّ بلا اور جماعتی مشکلات کے ازالہ کے لئے صدقات کو سب سے بڑا ذریعہ قرار دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

"خدا تعالیٰ پر توکل سب سے اہم چیز ہے۔ جو کچھ خدا تعالیٰ کر سکتا ہے بندہ نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو کہ وہ ایسا راستہ کھول دے جس سے آپ کی اور جماعت کی مشکلیں دور ہوں۔ اس میں سب سے تیز ہے جہاں بندہ کی عقل نہیں پہنچتی اس کا علم پہنچتا ہے۔ خواہ ایک ٹکڑا ہو۔ صدقہ بہت دیا کرو۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جہاں دعائیں نہیں پہنچتیں۔ صدقہ بلاؤں کو رد کر دیتا ہے۔ صدقہ کا لفظ بھی بتاتا ہے کہ تعلق باللہ سچا ہے پس تعلق باللہ کو سچا ثابت کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ جو کام آپ نہیں کر سکتے وہ خدا کر دے۔"

حضور رضی اللہ عنہ کا مندرجہ بالا ارشاد جماعت کی موجودہ مشکلات اور ترقی کے راستہ میں روکاوٹوں کے پیشِ نظر ایک خاص اہمیت رکھتا ہے اور جماعت کے ہر مخلص دوست کا فرض ہے کہ وہ اس کی اہمیت کا پوری طرح احساس کرتے ہوئے کثرت سے صدقات دینا شروع کرے۔ اس کے لئے کسی خاص مقدار میں مال کی شرط نہیں۔ بلکہ ہر شخص اپنی استطاعت اور حالات کے مطابق کچھ نہ کچھ صدقہ نکال سکتا ہے۔

دوست یہ بھی یاد رکھیں کہ صدقہ کی جملہ رقوم قادیان بھجوائی جانی چاہئیں تاکہ مرکزی نظام کے ماتحت مستحقین پر خرچ کی جاسکیں۔ اُمید ہے کہ جملہ اُمراء و صدر صاحبان و عہدیداران مال اور مبلغین کرام اپنی اپنی جماعتوں میں حضور رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد بار بار سُنا کر صدقہ کی تحریک کا اہتمام کریں گے۔ اور نئے شروع ہونے والے مالی سال میں جماعت کی غیر معمولی ترقیات کے لئے خاص طور پر صدقات اور مسلسل دعاؤں پر زور دیا جائے گا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کی جملہ مشکلات کو اپنے فضل سے دور فرمائے اور ہم سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

دورہ پروگرام مولوی جلال الدین صاحب نیر فاضل انسپکٹر بیت المال جماعتہائے احمدیہ یوپی مورخہ ۸/۳ تا ۱/۴/۶۶

مندرجہ ذیل جماعتہائے احمدیہ یوپی کے عہدیداران مال کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیر فاضل انسپکٹر بیت المال مورخہ ۸/۳ تا ۱/۴/۶۶ مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق وصولی چندہ جات و پڑتال حسابات کے سلسلہ میں دورہ کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ جملہ عہدیداران کما حقہٗ تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

نمبر شمار	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	کیفیت
۱	قادیان	—	—	۸-۳-۶۶	
۲	میرٹھ داچولی	۹-۳-۶۶	۱	۱۰	
۳	راٹھ سکرا	۱۱	۲	۱۳	
۴	کانپور	۱۳	۲	۱۵	
۵	لکھنؤ	۱۵	۱	۱۶	
۶	گونڈہ	۱۶	۱	۱۷	
۷	لکھنؤ	۱۷	½	۱۷	
۸	شاہجہانپور	۱۸	۱	۱۹	
۹	بریلی	۱۹	۱	۲۰	
۱۰	امروہہ	۲۰	۱	۲۱	
۱۱	صالح نگر	۲۲	۱	۲۳	
۱۲	ساندھن	۲۴	۱	۲۵	
۱۳	ننگہ گفنو	۲۶	۲	۲۸	
۱۴	دہلی	۲۹	۱	۳۰	
۱۵	انبالہ	۳۰	۱	۳۱	
۱۶	قادیان	۱-۴-۶۶	-	-	

قادیان میں عید کی قربانیاں
دوست جلد اطلاع دیں

(از حضرت امیر صاحب مقامی قادیان)

حسب سابق اس سال بھی عید الاضحیہ کے موقعہ پر بیرونجات کے احباب جماعت کی طرف سے قربانی کا جانور ذبح کر دینے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ ایسا کرنے سے ایک تو آسانی کیساتھ اُن صاحب کے ذمہ کا فرض ادا ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی ان قربانی کے گوشت سے قادیان میں مقیم احباب استفادہ کر سکتے ہیں۔

اس لئے [illegible] اعلان [illegible] ذریعہ [illegible] دوستوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اپنے لئے قربانی کے جانور کی رقم جلد از جلد مجھے بھجوا دیں تا انتظام میں سہولت رہے اور بروقت ان کی طرف سے قربانی کی جاسکے۔ اس وقت قادیان میں قربانی کے جانور کی قیمت [illegible]

حضرت [illegible] عبد الرحمان [illegible]

امیر جماعت احمدیہ قادیان

ہے کہ وہ احمدیت کی ترقی دن بدن دنیا کے کناروں تک پھیلا دے۔ تمام اقوام عالم اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو کر احمدیت کو بسر و چشم قبول کریں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز و خاندان مقدس سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ بزرگان سلسلہ کے جملہ بزرگان کو اللہ تعالیٰ صحت و عافیت سے رکھے۔ اور جملہ بزرگان کا مبارک سایہ تا دیر قائم فرمائے۔ آمین۔

خاکسار کی ناچیز حضور سے نیز جملہ بزرگان سلسلہ سے بھی دعا کی درخواست ہے۔ کہ خداوند تعالیٰ مجھے دین و دنیا کی ترقی اور ایمان اور انجام بخیر عطا فرمائے۔ اور خاکسار کے لڑکے سید محمد امین کی صحت یابی و درازی عمر اور دین و دنیا کی ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔

درخواست دعا۔ میری بھاوج محترمہ اور بہت کے پرانے صحابی حضرت سید ضیاء الحق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ محترمہ امۃ الرحمن صاحبہ کی آنکھ کا اپریشن (Cataract) ہونیوالا ہے اور محترمہ موصوفہ ہسپتال میں داخل ہو چکی ہیں بندگان جماعت درویش

م۔ بھائیوں اور صحابیوں کی [illegible] دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ اس اپریشن کو کامیاب بنائے اور آنکھ کی بینائی واپس آجائے۔ آمین۔

طالب دعا احقر فضل الرحمن عفی عنہ قادیان

(بقیہ صفحہ نمبر ۱۰)

لجنۃ ماسٹر سعید احمد صاحب نے سیرۃ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ پر مدلل اور احسن پیرایہ میں روشنی ڈالی اور حضور کے جوانی کے فوٹو اور آخری عمر کے فوٹو دوستوں میں پیش کر کے زیارت کرائی جس سے ایک طرف دوست یوم مصلح الموعود کا جلسہ شاندار رنگ میں مناتے ہوئے نہایت خوش و خرم اپنے ایمانوں کو تازہ کر رہے تھے تو دوسری طرف حضور کے فوٹو دیکھ کر از حد صدمہ ہوا کہ آج جلسہ یوم مصلح موعود میں ہمارے سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی المصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بابرکت و پاک وجود ہم میں موجود نہیں۔

اس کے بعد صاحب صدر نے حضرت المصلح [illegible] اس پیشگوئی [illegible] پر نہایت ہی [illegible] اور ولولہ انگیز تقریر فرمائی۔ کہ اسیروں کی رستگاری کرے گا۔ چنانچہ آپ نے اس سلسلہ میں حضور کے ذریعہ روحانی و جسمانی اسیروں کی رستگاری کے کئی واقعات سنائے۔ اور تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ حضور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا کے مطابق حضور نے مختلف ممالک میں مبلغین بھجوانے کا سلسلہ جاری فرمایا کر دنیا کے کناروں تک شہرت پائی۔ بعد ازاں صاحب صدر نے ایک لمبی دعا کرا کر جلسہ برخواست کیا اور دوست عصر کی نماز ادا کر کے اپنے گھروں کو تشریف لے گئے۔

باوجود مطلع صاف نہ ہونے اور بارش کے احباب جماعت جن کی تعداد ڈیڑھ صد کے قریب تھی جلسہ کی کارروائی نہایت اطمینان سے سنتے رہے۔ بعد نماز عصر ملک عبد الکریم صاحب نے ایک نظم نہایت دلکش لہجہ میں سنا کر سامعین کو محظوظ کیا۔

خداوند تعالیٰ سے بعد عجز و انکساری التجاء

خبریں

شیلانگ ۷ مارچ - بھارتی فوج کا دستہ جس نے کل ایجل کو میزو باغیوں کے گھیرے سے چھڑایا تھا۔ آج لنگلے کی طرف بڑھنے لگا۔ لنگلے جو باغیوں کے ہاتھ میں ہے ایجل کے دکن میں ۹۰ میل دور ہے اور صرف سڑک سے ہی جو پہاڑیوں میں سے گزرتی ہے ملا ہے۔ باغیوں نے ایجل سے ۵ میل دور ہیلی پیڈ پر فوج پر حملہ کیا تھا۔ مقابلہ میں کئی باغی مارے گئے۔ باغیوں کا کافی اسلحہ فوج کے ہاتھ لگا۔ بہت سے میزو باغی قبائلی پکڑے گئے ہیں۔ جب بھارتی فوج کا پہلا دستہ ایجل میں پہنچا تو ایک بھاری ہجوم نے اس کا سواگت کیا۔ گرما بڑھا کو دبانے کے لئے مختلف مقامات پر فوجی سگنل ہیلی کوپٹروں کے ذریعہ بھیجی گئی ہے جو چھوٹی گھری ہوئی ہیں انہیں ہوائی جہازوں کے ذریعہ رسد اور گولہ بارود گرایا جا رہا ہے کہا جاتا ہے کہ باغی عناصر قریبی جنگلوں میں جا چھپے ہیں۔ اور اب ان کے مکمل صفایا کی کارروائی شروع ہوگی پیشقدمی کرنے والی بھارتی فوج اور باغیوں میں کسی نئے تصادم کی اطلاع نہیں ملی۔

فیروزپور ۷ مارچ - اکالیوں کے ماسٹر تارا سنگھ گروپ کی طرف سے کل مولا محلہ کے موقع پر ڈائرکٹ ایکشن شروع کرنے کا جو اعلان شروع کیا گیا ہے اس کا مقابلہ کرنے کی غرض سے مقامی حکام کی طرف سے ضروری اقدامات کئے گئے ہیں۔

چنڈی گڑھ ۷ مارچ - آج مکھیہ منتری کامریڈ رام کشن نے ماسٹر گروپ اکالی دل کے ڈائرکٹ ایکشن شروع کرنے کے فیصلہ کے پیش نظر اعلیٰ افسران کے ساتھ صوبہ کی امن و امان کی صورت حال کا جائزہ لیا۔ ایک سرکاری ترجمان نے اس بات چیت کے بعد کہا کہ پنجاب سرکار نے کسی بھی صورت حال سے نپٹنے کے لئے جامع اقدام کئے ہیں کسی بھی صورت میں امن و امان کی حالت کو بدتر نہیں ہونے دیا جائے گا۔

شیلانگ ۷ مارچ - میزو ضلع کے ہیڈ کوارٹر ایجل کو کل شام میزو باغی عناصر سے مکمل طور پر آزاد کرا لیا گیا۔ میزو باغیوں نے بھارت کے محافظ دستوں کے غالب آنے سے پہلے بڑی مارکیٹ کو آگ لگا دی۔ مارکیٹ کا بڑا حصہ جل کر تباہ ہو گیا تازہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ سلچر سے ایجل جانے والی ۱۰۳ میل لمبی سڑک پر ٹریفک اب بحال ہو گیا ہے باغی عناصر نے سڑک کے جن حصوں کو نقصان پہنچایا تھا ان کی مرمت کر لی گئی ہے شہری آبادی باغی عناصر کو تلاش کرنے کے کام میں محافظ دستوں کے ساتھ پورا تعاون کر رہی ہے فوجی دستہ کو سلچر سے ایجل پہنچنے میں چار دن لگے ہیں۔ ۸۰۰ سے زیادہ مسلح باغیوں نے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر کا جو محاصرہ کر رکھا تھا اُسے توڑ دیا گیا ہے بھارت سرکار نے کل شام اعلان کیا تھا کہ میزو نیشنل فرنٹ کو غیر قانونی جماعت قرار دیا گیا ہے۔ مرکزی وزارت داخلہ نے اس سلسلہ میں ایک نوٹیفکیشن جاری کیا ہے۔ جس کے تحت آسام سرکار اور مرکزی حکومت میزو نیشنل فرنٹ کے مقاصد کے لئے استعمال ہونے والی جگہوں پر قبضہ کر سکے گی۔ ایسی جگہوں پر موجود منقولہ جائداد پر بھی قبضہ کیا جا سکے گا۔

نئی دہلی ۷ مارچ جموں کے تین اراضی قطعات میں ہندوستانی فوج کی موجودگی کے خلاف تحادی کمیٹی پاکستان کے بیان پر ڈسٹ نوٹ سے یہاں بہت حیرانی ہوئی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان نے یہ معاملہ پہلے میل سٹیشن کمانڈروں کی ایک میٹنگ میں اُٹھایا تھا جبکہ پاکستانی نمائندے نے دعویٰ کیا کہ تین قطعات اراضی۔ ان سب سے بڑا ۵ ۲ ایکڑ اور سب سے چھوٹا ایک ایکڑ۔ فوجوں کی جنگی پسپائی کے وقت پاکستان کے حوالے کئے جائیں لیکن جب ہندوستانی کمانڈر نے اس دعویٰ کو چیلنج کیا اور پاکستانی کمانڈر کو اپنے دعوے کی حمایت میں نقشے پیش کرنے کو کہا تو وہ ایسا نہ کر سکا۔

علاقہ جنوبی ہند میں تبلیغی و تربیتی دورے کی تاریخوں میں تبدیلی

دورہ مورخہ ۱۹ مارچ سے شروع ہوگا

جنوبی ہندوستان کی جماعتوں میں تبلیغی و تربیتی دورہ اب انشاء اللہ تعالیٰ ۱۹ مارچ ۱۹۶۷ء سے شروع کرایا جا رہا ہے بعض مجبوریوں کی بنا پر پروگرام میں تبدیلی کرنی پڑی ہے۔ امید ہے کہ عہدیداران اور احباب جماعت مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق اپنی اپنی جماعتوں میں جلسوں کا انتظام فرمائیں گے۔ مبلغین کرام اور عہدیداران جماعت کو تاریخوں میں تبدیلی کی اطلاع بذریعہ خطوط کر دی گئی ہے اور بذریعہ اخبار بھی تفصیلی پروگرام کا اعلان کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعتوں کی مساعی میں برکت دے اور جلسوں کو کامیاب بنائے۔ آمین۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

تاریخ	دن	جماعت
۱۹ مارچ	ہفتہ	یادگیر
۲۰ ” ”	اتوار	”
۲۱ ” ”	پیر	تیماپور
۲۲ ” ”	منگل	اڈکورہ
۲۳ ” ”	بدھ	”
۲۴	جمعرات	دیودرگ
۲۵	جمعہ	رائچور
۲۶	ہفتہ	سفر برائے ہبلی
۲۷ ”	اتوار	ہبلی
۲۸ ”	پیر	”
۲۹	منگل	دہارواڑ
۳۰	بدھ	سفر برائے شیموگہ
۳۱ ”	جمعرات	شیموگہ
یکم اپریل	جمعہ	” چج
۲ ” ”	ہفتہ	” عبدالاغنی
۳ ”	اتوار	ساگر میں سے کسی ایک جماعت میں جلسہ کیا جائے۔
۴	پیر	سفر برائے بنگلور
۵ ”	منگل	بنگلور
۶ ”	بدھ	”
۷ ”	جمعرات	سفر برائے مدراس
۸ ”	جمعہ	مدراس
۹ ”	ہفتہ	”
۱۰ ”	اتوار	”
۱۱ ”	پیر	حیدرآباد
۱۲	منگل	”
۱۳	بدھ	”
۱۴	جمعرات	محبوب نگر
۱۵ ”	جمعہ	پینتہ کنٹہ
۱۶	ہفتہ	کرنول
۱۷	اتوار	”
۱۸	پیر	ظہیرآباد
۱۹	منگل	”
۲۰	بدھ	واپسی